یا اللہ مدد

اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّكُمْ

جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو برا کہتے ہیں تو تم کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر

مشکوٰۃ شریف
صفحہ ۵۵۴
جلد نمبر ۲

دِفاعِ صحابہ رضی اللہ عنہم

بمع

چہل حدیث در مناقبِ صحابہؓ

وقت کی اہم ترین ضرورت کیوں؟

مرتب

حضرت مولانا حافظ
مُحمّد عدنان
کلیانوی حفظہ اللہ
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

پسند فرمودہ

جانشین اعظم طارق شہیدؒ و کفیلِ صحابہؓ
حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی مدظلہ
صدر
اہل سنت والجماعت پاکستان

ناشر

اِدارۂ بیادِ امیرِ عزیمتؒ ، کراچی

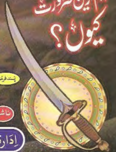

قال النبی ﷺ اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولو العنته الله علی شرکم (مشکوۃ ج ۲ ص ۵۵۴)
جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو برا کہتے ہیں تو تم کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر

دفاع صحابہؓ

وقت کی اہم ترین ضرورت

کیوں؟

پسند فرمودہ
جانشین اعظم طارق شہیدؒ وکیل صحابہؓ
حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب مدظلہ

مرتب
حضرت مولانا محمد عدنان کلیانوی مدظلہ

ناشر
ادارہ بیاد امیر عزیمتؒ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: .... دفاع صحابہؓ وقت کی اہم ترین ضرورت کیوں؟
مرتب: .... حضرت مولانا محمد عدنان کلیانوی مدظلہ
صفحات: .... اٹھاسی (۸۸)
ناشر: .... ادارہ بیاد امیر عزیمتؒ کراچی
تعداد: .... گیارہ سو (1100)
سن اشاعت: .... پہلا ایڈیشن اپریل 2007 ربیع الاول ۱۴۲۸ھ
قیمت: .... روپے
کمپوزر: .... فرقان امروہوی

ملنے کے پتے:

جامع مسجد صدیق اکبرؓ (شاہ ولی اللہ چورنگی)
مکتبہ لدھیانویؒ سلام کتب مارکیٹ نیوٹاؤن کراچی۔
مکتبہ الباسط کتاب گھر اورنگی ٹاؤن نمبر 11½ نزد صدیق اکبرؓ مسجد K-1 اسٹاپ۔
مکتبہ البخاری لیاری کراچی
مکتبہ العلوم الاسلامیہ سلام کتب مارکیٹ نزد جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن۔
مکتبہ نیو پاک اسلامک ریکارڈنگ سینٹر دوکان نمبر ۵ سلام کتب مارکیٹ نیوٹاؤن کراچی۔
ابوبکر اسلامی کیسٹ ہاؤس نزد امیر معاویہؓ چوک سیکٹر 12-D متصل امیر معاویہ مسجد بلدیہ ٹاؤن، کراچی۔

اسکے علاوہ شہر بھر کے تمام چھوٹے بڑے کتب خانوں سے دستیاب ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱)	انتساب	۶
۲)	پسند فرمودہ (مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب مدظلہ)	۷
۳)	تقریظ (مولانا عبد الخالق رحمانی صاحب مدظلہ)	۸
۴)	مقدمہ (مفتی محمد نصر اللہ احمد پوری صاحب مدظلہ)	۹
۵)	تمہید	۱۵
۶)	باب اول (مقام صحابہؓ قرآن مجید کی نظر میں)	۱۶
۷)	مقام صحابہؓ فرامین رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں	۱۹
۸)	مقام صحابہؓ اکابرین امت کی نظر میں	۲۲
۹)	باب دوم (دفاع صحابہؓ کیوں ضروری ہے؟)	۲۵
۱۰)	باب سوم (دفاع صحابہؓ اور علمائے دیوبند)	۳۸
۱۱)	امام اہلسنت مولانا عبد الشکور لکھنویؒ	۳۹
۱۲)	تنظیم اہل سنت اور دفاع صحابہؓ	۴۰
۱۳)	دفاع صحابہؓ اور سپاہ صحابہؓ	۵۰
۱۴)	باب چہارم (چہل حدیث در مناقب صحابہؓ)	۶۸

اظہار تشکر

بندہ اس رسالے کی تیاری میں تعاون کرنے والے تمام حضرات کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے خصوصاً حضرت مولانا احسان الحق تبسم صاحب مدظلہ العالی (استاد جامعۃ الرشید) استاد محترم حضرت مفتی محمد نصر اللہ احمد پوری صاحب مدظلہ العالی اور برادرم مولوی سعود الرحمٰن ، مولوی فضل مولی انقلابی کا جنہوں نے طباعت کا کام اپنے ذمہ لیا۔

انتساب

بندہ اپنی اس مختصری کاوش کو ملک پاکستان میں خصوصاً اور پوری دنیا میں عموماً دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے عزیمت کی راہ اختیار کرنے والے علمائے دیوبند کے نامور سپوت

بانی سپاہ صحابہؓ امیر عزیمت وکیل صحابہؓ

شہید اسلام حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ

اور

استاد محترم جامع المعقولات والمنقولات شیخ الحدیث والتفسیر خلیفہ مجاز حضرت لدھیانوی شہیدؒ

پیر طریقت ولی کامل

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مدظلہ العالی

جن کی تعلیم وتربیت ودعاؤں کا ثمرہ ہے کہ بندہ تحریر وتدریس کے میدان میں گھٹنوں کے بل چل رہا ہے کے نام منسوب کرتے ہوئے دلی تسکین محسوس کر رہا ہے!

گر قبول افتد زہے عز وشرف

پسند فرمودہ

جانشین اعظم طارق شہیدؒ وکیل صحابہؓ

حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب مدظلہ

(مہتمم جامعہ فاروقیہ کمالیہ)

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

کراچی آمد کے موقع پر مولانا محمد عدنان کلیانوی صاحب کی کتاب دفاع صحابہؓ وقت کی اہم ترین ضرورت کیوں؟ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس عنوان پر ان کی محنت اور دلائل کا جمع کرنا ان کے ذوق مطالعہ کی عکاسی کرتا ہے۔ دفاع صحابہؓ سنت اللہ اور پیغمبر علیہ السلام اور ہر دور کے مقتدر جید علماء کرام کا طریقہ رہا ہے۔ مولانا حق نواز شہیدؒ سے لیکر مولانا اعظم طارق شہیدؒ تک قائدین سپاہ صحابہؓ نے اس عنوان پر خون سے دفاع صحابہؓ کا علم بلند کیا ہے۔

یہ کتاب اہل علم اور طلباء کرام کے لیے ایک نادر تحفہ ہے۔ چھوٹی عمر میں انہوں نے بڑا کام سرانجام دیا ہے۔ دفاع صحابہؓ کے لیے مفتیان کرام نے فتاوی جات کے ذریعے مقررین نے تقاریر کے ذریعے مصنفین نے تحریر کے ذریعے بڑا کام کیا ہے۔

اس کتاب کے ذریعے اللہ دفاع صحابہؓ کے کام کو مزید تقویت عطا فرمائیں آمین۔

(مولانا) محمد احمد لدھیانوی (صاحب مدظلہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

ثانی فاروقی شہیدؒ

خطیب بے بدل

حضرت مولانا عبدالخالق رحمانی صاحب دامت برکاتہم

(بانی و مہتمم جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم)

اصحابؓ رسول ﷺ آسمان ہدایت کے وہ چمکتے ہوئے ستارے ہیں کہ جن کی روشنی شاہراہ جنت پر چلنے کا سبب بنتی ہے ہر دور میں شخصیات نے اس عنوان (دفاع صحابہ) پر حالات کے مطابق بھرپور کام کیا ہے۔ موجودہ دور میں دفاع صحابہ خون کی ندیاں بہا کر اور پھانسی کے پھندوں کو چوم کر کیا گیا ہے۔

دفاع صحابہؓ وقت کی اہم ترین ضرورت کیوں؟ کے عنوان پر محمد عدنان کلیانوی صاحب کی یہ عمدہ اور ایمان افروز تحریر نظر سے گزری۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں دفاع صحابہؓ پر یہ مختصر تحریر موجودہ دور میں مشعل راہ ہے۔ اور دفاع صحابہؓ کے علمبرداروں کے لیے اس کے مشن کے حوالہ سے سنگ میل ہے۔ بندہ نے چیدہ چیدہ مقامات دیکھے ہیں ایمان تازہ ہوا۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ اس کتاب کو مقبول عام فرمائیں۔

والسلام

(مولانا) عبدالخالق رحمانی (صاحب) غفرلہ

20-01-2007

مقدمہ

استاذ العلماء قاطع رافضیت و منکرین فقہ

حضرت مولانا مفتی محمد نصر اللہ احمد پوری صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ وحدہ، والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ وعلی الہ واصحابہ الذین اوفوا عھدہ، اما بعد:

درخت کیلئے اصل یعنی جڑ اور شاخیں لازمی اجزاء ہیں۔ ان دونوں چیزوں کے مجموعہ کا نام ہی درخت ہے۔ اصل شاخوں سے جدا ہو جائے یا شاخیں اصل سے جدا ہو جائیں۔ دونوں صورتوں میں درخت کالعدم شمار ہوگا۔ اسی طرح اصل اگر عمدہ پھل کی ہے تو شاخیں بھی عمدہ اور لذیذ پھلوں سے بار آور ہونگی۔ اور اگر اصل بے فائدہ پودے کی ہے تو نتیجتاً شاخیں بھی غیر ضروری پھولوں سے لدی بھری ہونگی۔

دین اسلام ایک درخت کی مانند ہے۔ جسکی اصل خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور شاخیں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین کے مبارک نفوس ہیں۔ اس اصل اور شاخوں سے ہیئتہ حاصلہ کا نام شجرۃ الاسلام (اسلام کا درخت) ہے۔ ان دونوں میں سے کسی پر اعتماد معدوم ہونے کی صورت میں اسلام کا درخت کالعدم ہوتا ہے۔ لہذا دین اسلام کے مکمل ہونے کے اعتقاد کی صحت کیلئے حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم پر کامل اعتماد لازمی ہے۔

اسی طرح جب اصل عمدہ ہے تو اسکی شاخیں بھی نتیجتاً عمدہ ہونگی۔ کامل ایمان کے حصول کیلئے دونوں کی عمدگی کا اعتقاد رکھنا بھی ایک لازمی امر ہے۔ یہی وجہ ہے آنحضرت ﷺ سے سچی عقیدت ومحبت کے ساتھ ساتھ آپکے اصحاب رضی اللہ عنھم سے بھی کامل عقیدت، قلبی محبت اور ان سے متعلق قلوب کو صاف رکھنا اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔

عقیدہ اہلسنت والجماعت

امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی (متوفی ۳۲۱ھ) ائمہ احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے عقائد جمع فرماتے ہوئے اپنی معروف کتاب العقیدۃ الطحاویہ میں رقمطراز ہیں

ونحب اصحاب رسول الله ولا نفرط في حب احد منهم ولا نتبرأ
من احد منهم ونبغض من يبغضهم وبغير الخير يذكرهم
ولا نذكرهم الا بخير وحبهم دين وايمان واحسان وبغضهم
كفر ونفاق وطغيان

(العقيدة الطحاويه مع شرحه ص ۳۷۸)

اور ہم اہلسنت و جماعت اصحاب رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتے ہیں۔
ہم ان میں سے کسی کی محبت میں افراط سے کام نہیں لیتے۔ اور نہ ہم ان میں سے
کسی سے براءت کا اظہار کرتے ہیں۔ جو ان سے بغض رکھے، اور ان کا تذکرہ خیر نہ کرے
ہم ان سے بغض رکھتے ہیں۔ اور ہم تو صرف ان کا تذکرہ خیر ہی کرتے ہیں۔
اور ان سے محبت دین، ایمان اور نیکی سمجھتے ہیں۔ اور ان سے بغض کفر، نفاق اور راہ حق
سے سرکشی تصور کرتے ہیں۔

اس عبارت سے امام طحاوی ” کا مقصود روافض اور ناصبی کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ یہ دونوں فرقے راہ حق سے دور ہیں۔

صحابہؓ کرام کا تذکرہ خیر کرنے والا نفاق سے بری ہے

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ومن احسن القول في اصحاب رسول الله وازواجه الطاهرات من كل دنس وذرياته المقدسين من كل رجس فقد برئ من النفاق. (شرح العقيده الطحاويه

جو شخص رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اور آپ کی پاکیزہ ازواج جو ہر قسم کے میل کچیل سے محفوظ ہیں، اور آپ کی پاکیزہ اولاد جو ہر قسم کی ناپاکی سے پاک ہیں۔ ان کے بارے میں اچھی رائے رکھے وہ نفاق سے بری ہے۔

امام ابن علی الدمشقی (المتوفی ۷۹۲ھ) اس عبارت کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

وانما قال الشيخ عقب برئ من النفاق لان اصل الرفض انما احدثه منافق زنديق قصده ابطال دين الاسلام و القدح في الرسول ﷺ كما ذكر ذلك العلماء فان عبد الله بن سبا لما اظهر الاسلام اراد ان يفسد دين الاسلام بمكره وخبثه كما فعل بولص بدين النصرانية۔ (ایضاً)

شیخ طحاویؒ نے فقرہ برئ من النفاق سے اشارہ فرما دیا کہ ایسا شخص روافض کے رفض سے بری ہے) چونکہ رفض کی اصل یہ ہے کہ یہ ایک منافق زندیق کی ایجاد ہے۔ جس کا مقصد دین اسلام کو باطل کرنا، نیز رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر عیب لگانا ہے۔ جیسا کہ علماء نے اس کی تصریح کی ہے چنانچہ عبد اللہ بن سبا نے جب اسلام قبول کیا تو اس کا مقصد یہی تھا کہ اپنے مکر اور خباثت کے ذریعہ دین اسلام کو خراب کر ڈالے۔ بالکل ایسے جیسے پولس نے دین عیسوی کو تباہ کیا تھا۔

پولس اور عبد اللہ بن سبا

پولس ایک یہودی ربی تھا جسے صدیوں تک حق کی راہ پر چلنے والی عیسائیت اس کے دل میں مسلسل کھٹکتی رہی۔ بالآخر اس نے عیسائیت میں گھس کر بظاہر نصرانی بن کر نصرانیت کے دین کو جڑ سے اکھاڑنے کا ارادہ کیا جس میں وہ کافی حد تک کامیاب ہو گیا اور دین عیسوی میں تثلیث جیسے شرکیہ عقائد پیدا کر کے نصرانیوں کو راہ توحید سے راہ شرک پر ڈال گیا۔ ویسے ہی یہ عبد اللہ بن سبا ایک یہودی نے امت مسلمہ میں برائے نام داخل ہو گیا۔ حضرت علیؓ میں حلول الوہیت کا عقیدہ قائم کر کے امت کے ایک حصہ کو راہ توحید سے راہ شرک پر لانے میں کامیاب ہو گیا۔ جو بعد میں روافض کہلائے۔

روافض یہود و نصاری سے بدتر

یہ روافض تو یہود و نصاری سے بھی بدتر نکلے چنانچہ علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وذکر بعض الاکابر ان الروافض شر من الیهود و النصاری لان الیهود علی ان خیر الامم اصحاب موسی والنصاری علی ان خیر هم اصحاب عیسی والروافض علی ان شر الناس اصحاب محمد ﷺ (النبراس شرح شرح العقائد ص ۴ ۳)

بعض اکابر فرماتے ہیں کہ روافض یہود و نصاری سے بھی بدتر ہیں۔ کیونکہ یہود یہودی ہونے کے باوجود یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام امتوں سے افضل موسی علیہ السلام کے صحابہ کرام ہیں اور عیسائی عیسائی ہونے کے باوجود یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام امتوں سے بہتر حضرت عیسی علیہ السلام کے صحابہ کرام ہیں۔ انکے برعکس روافض برائے نام مسلمان ہونے کے باوجود یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ تمام انسانیت میں بدتر (معاذ اللہ) محمد ﷺ کے صحابہ ہیں۔

روافض چیونٹی سے بھی کم عقل

امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

نملة وادی النمل اعقل من الرافضی فانها قالت ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان و جنوده وهم لا یشعرون فانها لم تجوز الظلم من اصحاب سلیمان علیه السلام علی النمل والروافض یعتقدون الظلم من اصحاب النبی ﷺ علی اهل بیته

(النبراس شرح شرح العقائد ص ۴ ۳)

چیونٹیوں کی وادی کی ایک ادنی سی چیونٹی بھی رافضی سے زیادہ عقل رکھتی ہے۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور انکے لشکر کی آمد کے موقع پر اس نے اپنی چیونٹیوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا

اے چیونٹیو تم اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ کہ کہیں بے شعوری میں سلیمان علیہ السلام اور انکے

لشکر تمہیں روند نہ ڈالیں۔

دیکھیے! یہاں ایک چیونٹی حضرت سلیمان علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ کی جانب سے ایک چیونٹی پر عمداً ظلم کو جائز نہیں سمجھتی۔ اسکے برخلاف روافض آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی جانب سے اہل بیت نبی پر ظلم کے جواز کا عقیدہ رکھتی ہے۔

سچ یہ ہے کہ اہل بیت کرامؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ سب سے عقیدت اور محبت رکھنا ایمان کا حصہ ہے اہل بیت کرامؓ ہوں یا دیگر صحابہ کرامؓ اہل سنت و جماعت کے نزدیک سب معیار حق ہیں۔ اور سب سے عقیدت و محبت ہی صحیح ایمان ہے۔ کیونکہ قرآن و سنت میں دونوں کے فضائل و مناقب مذکور ہیں۔

روافض و نواصب دونوں گمراہی پر ہیں۔

احادیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو نجوم ہدایت بتایا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم

میرے صحابہ تاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے کسی کی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

(مشکوۃ باب مناقب الصحابہ ص ٥٥٤)

اور اہل بیت عظامؓ کو کشتی نوح سے تشبیہ دی گئی ہے کہ عرصات میں غرق ہونے سے بچنے کیلئے اس کشتی میں سوار ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا

الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا ھلک رواہ احمد

(مشکوہ باب مناقب اھل بیت النبی ﷺ ص ٥٧٣،

یاد رکھو کہ میرے اہل بیت کی مثال تمہارے لئے ایسی ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی تھی کہ جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی۔ اور جو اس میں سوار ہونے سے رہ گیا وہ ہلاک ہوا۔

دونوں حدیثوں کو ملانے کے بعد مطلب واضح ہے کہ جو لوگ سفینہ اہل بیت سے دور رہے جیسے خوارج اور نواصب جو اہل بیت کے دشمن ہیں اور ان سے بغض و عناد رکھتے ہیں۔ یہ لوگ تو اس مرحلہ میں ہی

ضلالت کے سمندر میں ڈوب گئے۔

وہ لوگ کشتی میں سوار تو ہوئے مگر سمندر کی تاریکیوں میں سفر کرتے ہوئے نجوم ہدایت صحابہ کرام ؓ سے رہنمائی حاصل نہ کی جیسے خوارج وغیرہ ڈوب گئے اور کشتی سمیت غرقاب ہوئے۔ باقی رہے اہل سنت والجماعت تو وہ امام فخر الدین رازی کے مطابق تحقیق کامیابی و توفیق رکھتے ہیں

نحن معشر اهل السنة بحمد الله ركبنا سفينة محبة اهل البيت و اهتدينا بنجم هدى اصحاب النبي ﷺ فنرجو النجاة من اهوال القيامة و دركات الجحيم و الهداية الى ما يوجب درجات الجنان والنعيم المقيم۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۱۰ ص ۵۵۳)

ہم گروہ اہل سنت والجماعت بحمد اللہ محبت اہل بیت کے سفینہ میں سوار ہیں۔ اور اصحاب نبی ﷺ کے نجوم ہدایت سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ قیامت کی ہولناکیوں اور جہنم کے طبقات سے ہمیں نجات ہوگی اور وہ ہدایت ہمیں عطا ہوگی جو جنت کے درجات اور دائمی نعمت کو واجب کر دیتی ہے۔

اہل بیت ؓ اور دیگر صحابہ کرام ؓ سے محبت وعقیدت کا تعلق ایمان کا حصہ ہے۔ ایمان و اسلام کے دیگر حصص کی طرح اس حصہ کا تحفظ اور دفاع بھی ضروری ہے۔ اس وقت صحابہ کرام ؓ سے عقیدت ومحبت تو کجا (نعوذ باللہ) ان پر سب وشتم روا رکھا جا رہا ہے۔ ان حالات میں اس دفاع کی خصوصیت مزید مؤکد ہو جاتی ہے۔ اسی فریضہ امت مسلمہ کو ادا کرتے ہوئے برادرم حضرت مولانا محمد عدنان قلیوری صاحب نے زیر مجلد رسالہ ایک مختصر علمی مقالہ "دفاع صحابہ ؓ وقت کی اہم ترین ضرورت کیوں؟" کے نام سے ترتیب دیا ہے۔ جس میں انہوں نے نہایت عام فہم پیرائے میں "دفاع صحابہ ؓ" کی ضرورت اور اہمیت کو واضح کیا ہے۔ جس میں ایک طرف غیروں کو دعوت حق دی گئی ہے۔ تو دوسری طرف اپنوں کو بھی مداہنت کی چادر اتار پھینکنے کی ترغیب موجود ہے۔ اللہ تعالی مؤلف موصوف کو علمی میدان میں مزید ترقیات سے نوازے۔

آمین بجاہ سید المرسلین
والسلام
محمد نصر اللہ احمد پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی من بعث بالدلیل الذی فیہ شفاء لکل علیل اما بعد

جس کلمہ گو کا اس اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے بہرہ ہو اس پر لازم ہے کہ اپنے نبی کے تمام اصحاب سے محبت و عقیدت رکھے کیونکہ مدرسہ نبوت سے اس جماعت مقدسہ پر ایسے انعامات کئے ہیں جس میں ان کا کوئی شریک نہیں سب سے بڑا انعام تو یہ ہے کہ سرکار دو جہاں ﷺ کی نظر کیمیا اثر ان پر پڑی اور پیغمبری انداز سے ان کی تربیت فرمائی۔ اب کوئی دوسرا انسان ان کے کمال استعداد، وسعت علوم، اور وراثت نبوی کو حاصل نہیں کر سکتا اور اس پر یہ بھی لازم ہے کہ اپنے بعد اس مقدس جماعت کے ایک ایک فرد کو وصف عدالت سے متصف سمجھے اور صرف وصف عدالت سے متصف ہی نہ سمجھے بلکہ کل وصف عدالت پر کوئی بد نگاہ ڈالے تو فقط قلم و زبان سے نہیں بلکہ ہر انداز میں اس کا جواب دے تاکہ محبت اور ربوبیت کے درمیان اس جماعت کا جو واسطہ ہے وہ کسی طرح کمزور نہ ہو اور اس کی جواب دہی کو دفاع صحابہ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے

زیر نظر رسالے میں ہم نے اسی عنوان دفاع صحابہؓ کی اہمیت اور افادیت کو بیان کیا ہے کہ دفاع صحابہؓ کیوں ضروری ہے۔ اور کئی نقلی و عقلی دلائل سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ صحابہ کرام کا دفاع ضروری ہے اپنے اس رسالے کو ہم نے چار ابواب پر تقسیم کیا ہے پہلے باب میں مقام صحابیت اور اصحاب قرآن و حدیث کی روشنی میں کی گئی ہے دوسرے باب میں دفاع صحابہ کیوں ضروری ہے اس عنوان پر نقلی اور عقلی دلیلیں پیش کی ہیں اور تیسرے باب میں دفاع صحابہؓ کی تحریک کا تعارف اور اس کے سرکردہ علماء کا مختصر سوانحی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اور آخری باب میں صحابہ کرامؓ کی عظمت و منقبت پر چالیس احادیث پیش کی ہیں۔ خالق عرش سے دست بستہ دعا ہے کہ بندے کی دفاع صحابہؓ کی اس خدمت کو قبول کرتے ہوئے شرف قبولیت سے نوازے اور مسلمانوں کے دلوں میں دفاع صحابہؓ کے جذبے کو اس رسالے کے ذریعے مزید تقویت دے۔

باب اول

مقام صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن مجید کی نظر میں

قرآن مجید کے دینی و تبلیغی مخاطب اول اس امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا پہلا طبقہ چونکہ یہی قدسی صفات جماعت صحابہ ہے اور یہی حضرات ارشاد خداوندی کی تعمیل و تکمیل میں ہر وقت ہمہ تن جان و مال کی پرواہ کیے بغیر تیار رہتے تھے، اس لیے خالق عالم نے قرآن مجید میں جگہ جگہ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت و عظمت بخشتے ہوئے اپنی دائمی و ہمیشہ کی رضامندی و خوشنودی کے سرٹیفکیٹ اور سند دیتے ہوئے تمغوں سے نوازا ہے، اور قطعیت کے ساتھ ان کو اہل جنت ہونے کی بشارت و خوشخبری دی ہے اس کے علاوہ ان کے ایمان و اسلام، نصرت دین، غزوات، جہاد میں شرکت، شہادت و اخلاق کی تکمیل، نماز، شعائر اسلام کی پابندی غرضیکہ ہر کام کی عظمت اور وجہ اپنی رضا جوئی بتلائی ہے تاکہ کسی منافق و متعصب کو صحابہؓ کی نیت پر حملہ کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ ان تمام آیات کا احاطہ و شمار یقیناً اس مختصر سے کتابچے میں ناممکن ہے اس کے لیے یقیناً ایک ضخیم جلد درکار ہے اس لیے کہ علمائے امت نے تتبع و کوشش سے ایسی آیات جو عام نہیں بلکہ خاص جماعت صحابہؓ کے بیان و اعلان میں صریح ہیں ان کی تعداد 200 کے قریب گنوائی ہے اور ایسی آیات جو عام افراد امت اور جماعت صحابہؓ کے خاص وجہ اللہ ہونے کے سلسلے میں مشترک ہیں اور ان آیات میں اقتضاء النص سے جماعت صحابہؓ کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے، ان کی تعداد تقریباً ساڑھے سات سو کے قریب بتائی ہے۔ بندہ اپنے ذوق کے مطابق چند ایک منتخب آیات کا ترجمہ و مختصر تشریح پیش کر رہا ہے۔

پہلی آیت کریمہ "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ (آل عمران ع ۱۲)"

ترجمہ (مومنو) جتنی امتیں (یعنی قومیں) لوگوں میں پیدا ہوئیں تم ان سب سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور خدا پر ایمان رکھتے ہو۔

ف: تفسیر طبری میں اس آیت کریمہ سے متعلق حضرت عمرؓ کا یہ قول منقول ہے "لوشاء اللہ لقال انتم فکنا کلنا ولکن قال کنتم فی خاصۃ من اصحاب رسول اللہ ﷺ" اگر اللہ چاہتا تو "انتم خیر امۃ" فرماتا تو ہم سب اس کا مصداق ہوتے، مگر اللہ تعالیٰ نے "کنتم" کا صیغہ صحابہ کرامؓ کی مخصوص جماعت کے حق میں فرمایا (تفسیر طبری، ج ۴، ص ۶۳)۔

اسی طرح تفسیر ابن کثیر میں حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت منقول ہے "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس ہم الذین ہاجروا مع رسول اللہ ﷺ من مکۃ الی المدینۃ" (ابن کثیر، ج ۱، ص ۵۰۹) یعنی خیر امت سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے پیغمبرؐ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی (اور وہ یقیناً صحابہ کرامؓ ہیں)۔

دوسری آیت کریمہ "وکذلک جعلنکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا" (بقرۃ ع ۱۷)

ترجمہ اسی طرح ہم نے تم کو امت معتدل بنایا کہ تم (روز قیامت) اور لوگوں پر گواہ ہو اور پیغمبر آخر الزماں تم پر گواہ ہوں۔

ف: علامہ نسفیؒ نے اپنی مشہور تفسیر میں وسطا کا معنی خیار (پسندیدہ) و عدول سے کیا ہے، یعنی ہم نے آپ کو پسندیدہ و عادل امت بنایا ہے۔ (مدارک، ج ۱، ص ۶۴، ابن کثیر ج ۱، ص ۲۵۰، ۲۵۱)

تیسری آیت کریمہ "والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ واعد لہم جنت تجری تحتہا الانہار خلدین فیہا ابدا ذلک الفوز العظیم۔" (پارہ، رکوع ۳، آیت ۹۹)

ترجمہ جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے پہلے ایمان لائے) مہاجرینؓ میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی خدا ان سے خوش ہے اور وہ خدا سے خوش

ے

میں اور اس نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

فائدہ: حاصل یہ ہے کہ اس آیہ مبارکہ میں جماعت صحابہؓ (مہاجرینؓ و انصارؓ) کے ایمان، عمل صالح کی قبولیت، اور فضیلت و مرتبہ عالیہ پر روشنی ڈالی ہے نیز اس کے ساتھ ساتھ اس میں جماعت صحابہؓ کے مقتدیٰ و پیشوا ہونے کی حیثیت بھی متعین کر دی گئی ہے یعنی جو لوگ صحابہ و تابعین اور علماء حق امت، اعمال حسنہ میں ان کی پیروی کریں گے تو وہ بھی نعمتوں کے باغات میں ہمیشہ اور عظیم کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

نوٹ: اس آیت کی تفسیر میں مختلف تفاسیر کے مطالعہ کے دوران بندہ کو تفسیر ابن کثیر میں باذوق ساتھیوں کے لئے ایک حوالہ ملا بندہ حضرت شیخؒ کی عبارت بعینہ نقل کرنے پر اکتفاء کر رہا ہے

فقد اخبر الله العظيم انه قد رضي عن السابقين الاولين من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان فيا ويل من ابغضهم او بغض او سب بعضهم

(مکمل تفصیلی حوالہ ملاحظہ فرمائیں تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۰۳)

چوتھی آیت مبارکہ: والذين آمنوا وهاجروا وجاهدوا في سبيل الله والذين آووا ونصروا اولئك هم المؤمنون حقا لهم مغفرة ورزق كريم (پ ۱۰ انفال ع ۴)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے مہاجرین کو جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی ہیں سچے مومن ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

فائدہ: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرامؓ کے دونوں طبقوں کا ذکر کیا ہے یعنی مہاجرین کا اور دوسرے انصار کا اور بغیر کسی استثناء کے ان سب کو اللہ تعالیٰ نے سچے اور پکے مومن کہا ہے اور ان کی مغفرت اور ان کے لئے عزت کی روزی کا وعدہ فرمایا ہے۔ اب جو شخص مہاجرینؓ اور انصارؓ میں سے کسی صحابیؓ کو جس کا دلائل اور تاریخی شواہد سے مہاجری یا انصاری ہونا ثابت ہو چکا ہو (معاذ اللہ) کافر منافق مرتد اور زندیق کہتا سمجھتا ہے تو وہ قرآن کریم کی اس نص قطعی کا منکر اور کافر ہے۔ لاشك في كفره وارتداده۔

پانچویں آیت کریمہ: لقد رضي الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة

(پ۲۶ س الفتح)

ترجمہ: بے تحقیق اللہ تعالیٰ راضی ہو چکا ہے مومنوں سے جنھوں نے اس درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کی۔

ف: اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ماضی (رضی) پر دو تاکیدیں (لام اور قد) داخل فرما کر حضرات صحابہ کرامؓ کو تحقیقی اور قطعی طور پر مومن بتایا ہے جنھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر حدیبیہ کے مقام پر درخت (کیکر) کے نیچے بیعت کی تھی۔

اسی طرح حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں کہ یہ شہادتیں اس پر شاہد ہیں کہ ان سب حضرات کا خاتمہ ایمان اور عمل صالح مرضیہ پر ہوگا کیونکہ رضائے الٰہی کا یہ اعلان اس کی ضمانت دے رہا ہے (آگے بھی مفتی صاحب نے تفسیر مظہری کے حوالے سے ایک اہم حوالہ نقل فرمایا ہے، من شاء فلیرجع الیہ)

(معارف القرآن، ج۸، ص۸۰)

مقام صحابہؓ فرامین رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں

قدرت حضرت نے جس طرح پیغمبرؐ کے جانثار یاروں کی بے مثل کلام میں مدح سرائی کی ہے اسی طرح پیغمبرؐ نے بھی اپنے یاروں وفادار عظمت و منزلت کو صاف الفاظ میں بیان کیا ہے، یہ مدح و توصیف فرداً بھی کی ہے اور اجتماعاً بھی۔ ہر ایک پر الگ صحیفات لکھے جا سکتے ہیں اور لکھے بھی گئے لیکن ہم ان فرامین میں سے صرف چند یاقوت وجواہر آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

پہلا فرمان: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم النجوم امنۃ للسماء فاذا ذھبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنۃ لاصحابی فاذا ذھبت انا اتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنۃ لامتی فاذا ذھب اصحابی اتی امتی ما یوعدون (مسلم، ج۲، ص۳۰۸)

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستارے آسمان کی امان کا سبب ہیں، جب ستارے

ختم ہو جائیں گے تو وہ وعدہ موعود (قیامت) آسمان کو بھی پہنچے گا جس کا اس سے وعدہ ہے، میں اپنے صحابہؓ کے لیے امن و سلامتی کا سبب ہوں، جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے صحابہ کو بھی وعدہ موعود (اختلافات وغیرہ) پہنچے گا اور میرے صحابہ میری امت کے لئے امان کا ذریعہ ہیں، جب یہ رخصت ہو جائیں گے تو میری امت کو وہ وعدہ موعود پہنچے گا۔ (یعنی فتنے اور تفرقہ بازی)

ف: اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ کا وجود مسعود اور ان کا مبارک و پاکیزہ دور امت مسلمہ کے لیے امن و امان کا مضبوط قلعہ تھا، جس میں دین حق باطل فرقوں کی دست برد سے محفوظ رہا، جس فتنے نے سر اٹھایا صحابہ کی مبارک مساعی سے اس کا سر کچل دیا گیا، امت گمراہی اور مذہبی تفریق کا شکار نہ ہوئی، مسلمان باہمی خلل رخنے کے باوجود ملکوں کو فتح کرتے چلے گئے، دینی دھاک اقوام عالم پر جمی رہی، اور فرقہ یا جماعت کی حیثیت سے کوئی باطل گروہ کامیاب نہ ہو سکا۔

مگر جوں ہی صحابہ کا پاکیزہ دور ختم ہوا قسم قسم کے باطل فرقے روافض، معتزلہ، مرجئہ وغیرہ وجود میں آ گئے، دین میں بدعات ایجاد کی گئیں اور ملت اسلامیہ کا شیرازہ منتشر ہو گیا اور غیر قومیں ان پر ٹوٹ پڑنے لگیں۔

دوسرا فرمان: عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد من اصحابی یموت بارض الا بعث قائدا و نورا لہم یوم القیامۃ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرا جو صحابی کسی سرزمین میں فوت (اور مدفون) ہوگا وہ قیامت کے دن اس سرزمین کے لوگوں کے پیشوا اور نور بنا کر اٹھایا جائے گا۔

تیسرا فرمان: لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ (بخاری، ج۱ ص۵۱۸، مسلم، ج۲ ص۳۱۰، مشکوۃ ج۲ ص۵۵۳)

ترجمہ: میرے صحابہ کو برا مت کہو اس لیے کہ بے شک تم میں سے اگر کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا بھی (راہ خدا میں) خرچ کرے تو صحابہ میں سے کسی کے ایک مد اور نصف مد کو نہیں پہنچ سکتا۔

ف: اس صحیح حدیث سے حضرت صحابہ کرامؓ کی فضیلت و منقبت بالکل واضح ہے کہ امتیوں میں سے کوئی غیر صحابی اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کرے اور کوئی صحابی دو پونڈ یا ایک پونڈ کوئی جنس مثلاً گندم مکئی یا جو وغیرہ خرچ کرے تو اتنی غیر صحابی کا احد پہاڑ جتنا سونا بھی صحابی کے دو پونڈ یا ایک پونڈ کے درجہ و ثواب کو نہیں پہنچ سکتا، کیونکہ یہاں اخلاص اور اتباع سنت کا جو جذبہ حضرات صحابہ کرامؓ کو حاصل تھا وہ اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا اور یہی وہ بنیادی امور ہیں جس سے عمل میں وزن پیدا ہوتا اور درجہ بڑھتا ہے۔

چوتھا فرمان عن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اصحابی فی امتی کالملح فی الطعام ولا یصلح الطعام الا بالملح (مشکوۃ ص ۵۵۴)

ترجمہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں میرے صحابہ کی مثال ایسی ہے جیسے کھانے میں نمک اور کھانا نمک کے بغیر درست و لذیذ نہیں ہوتا۔

پانچواں فرمان عن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب حتی ان الرجل لیحلف ولا یستحلف ویشہد ولا یستشہد الا من سرہ بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ فان الشیطان مع الفذ (مشکوۃ ص ۵۵۴)

ترجمہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”لوگو میرے صحابہ کی عزت کرنا کیونکہ وہ تم سے بہتر ہیں، پھر ان لوگوں کی جو ان کے بعد ہوں گے، پھر ان کی جو ان کے بعد ہوں گے، پھر جھوٹ عام ہو جائے گا کہ آدمی خود بخود قسم کھائے گا حالانکہ اس سے قسم کا مطالبہ نہ ہوگا، اور خود بخود گواہی دے گا، حالانکہ اس سے گواہی طلب نہ کی جائے گی۔ سن لو! جس کو جنت کی وسعت پسند ہو تو وہ صحابہؓ کی جماعت ہی سے منسلک ہو جائے، اس لئے کہ الگ رہنے والے کے ہمراہ شیطان ہوگا۔

مقام صحابہؓ اکابرین امت کی نظر میں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ: حضرت محمدؐ کے صحابہؓ پوری امت میں سب سے افضل، سب سے زیادہ پاکیزہ دلوں والے، سب سے زیادہ سادہ مزاج، تھے وہ، خدا نے انہیں دین کے استحکام اور اپنے رسول کی صحبت کے لیے چن لیا تھا۔ ان کی فضیلت کو پہچانو، ان کے نقش قدم پر چلو، ان کے اخلاق و سیرت کو مشعل راہ بناؤ، کیونکہ وہ شاہراہ ہدایت پر گامزن تھے۔ (مشکوۃ ج ۲ ص ۳۲)

سراج الائمہ امام اعظم امام ابو حنیفہؒ: میرا طریقہ ہے کہ سب سے پہلے قرآن سے استدلال کرتا ہوں۔ اگر یہاں پر دلیل نہ ہو تو رسول اللہ کی حدیث سے، ورنہ صحابہؓ کے قول کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۴۸۰)

امام شافعیؒ: [illegible] (ازالۃ الخفاء، فصل دوم، ج ۱ ص ۴۲)

امام مالکؒ: جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں کسی کو برا کہا خواہ خلفاء اربعہ ہوں یا معاویہ اور عمرو بن عاص، تو وہ فاسق ہے۔ اور صحابہ کو کافر کہے تو واجب القتل اور اس سے کم گالی دے تو برسرعام درے لگائے جائیں۔ (شرح شفاء ملا علی قاری ج ۲ ص ۵۵۶)

امام احمد بن حنبلؒ: کسی کے لیے جائز نہیں کہ صحابہؓ کو برا کہے۔ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ سب امت سے افضل ہیں، یہ ہدایت یافتہ خلفائے راشدین ہیں، جو صحابہ کو برا کہے اسے سزا دینا واجب ہے۔

امام بخاریؒ: صحابہ کرام محمدی شریعت کی اساس ہیں۔

امام مسلمؒ: بغیر صحابہ کرام کے کوئی روایت قابل اعتبار نہیں۔

امام ابو داؤدؒ: خلفائے راشدین کا طرز زندگی ہی اسلام کا نمونہ ہے۔

امام نسائیؒ: کسی صحابی کو برا نہ کہو۔

امام طحاویؒ: صحابہ کی محبت واجب ہے۔

ابن ماجہ میں بھی ساری جماعت صحابہ کرام ہے۔

سفیان ثوری قرآن وحدیث صحابہ کرام کی تعریف کر رہے ہیں۔

امام سہل بن عبداللہ جس نے حضور کریمؐ کے صحابہ کی تعظیم نہ کی وہ صحیح طور پر حضورؐ پر ایمان نہ لایا۔

(تائید مذہب اہل سنت، ص ۵۲)

امام مبارک ابن اثیر جوزیؒ سب صحابہ کرام عادل ہیں کیونکہ خدا نے ان کی تعدیل (صفائی) کر دی ہے۔

امام محی الدین ابو زکریا بن شرف النوویؒ صحابہ کرام کی صداقت اور عدالت پر تمام اہل حق کا اتفاق ہے کیونکہ اللہ ان سے راضی ہو چکا۔ (شرح مسلم، ج ۲، ص ۲۷۲)

امام ابو عمرو بن عبداللہ یوسفؒ (مولف استیعاب) دین کے شارح کما حقہ مبلغ محافظ ملت صحابہ کرام ہیں جن کا خدا و رسول ثناخواں ہے۔

پھر فرماتے ہیں مقام صحابیت سے بڑھ کر کوئی عدالت کا مقام نہیں۔ (استیعاب)

مورخ اسلام خطیب بغدادیؒ کوئی صحابی ثبوت عدالت میں کسی مخلوق کی تعدیل کا محتاج نہیں اللہ نے ان کی شان کو بیان کر دیا اور گناہوں سے بری کر دیا ہے۔ (الکفایہ فی علوم الروایہ)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ تمام صحابہ کرام اہل جنت ہیں (اصابہ)

امام قرطبی مالکیؒ تمام صحابہ کرام عادل اور اللہ کے دوست ہیں اور اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں۔

(تفسیر قرطبی ج ۶ ص ۲۹۹)

علامہ جلال الدین سیوطیؒ صحابہ کرام کے مشاجرات کو خطاء اجتہادی پر محمول کر کے ہر ایک کو صداقت وعدالت کا امین کہا جائے گا۔ (تدریب الراوی ص ۴۰۰)

علامہ ابن صلاحؒ صحابہ کرام سے بد گمانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا وہ کتاب وسنت اور اجماع کے مطابق حق و انصاف پر قائم ہیں (علوم الحدیث ابن صلاح)

علامہ سخاوی علی بن محمدؒ صحابہ کرام کی مرویات قابل اعتبار ہے وہ قابل اطمینان ہیں۔

(فتح المغیث ج ۳ ص ۳۵)

علامہ محمد بن اسماعیل حسنیؒ۔ تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔

مولانا عبدالعزیز پرہارویؒ تمام اہل سنت کا اجماع ہے کہ صحابہ کرام عادل ہیں۔

(کوثر النبی ص ۷۹)

علامہ شیخ محمد خضریؒ تمام صحابہ کرام ثقہ و عدالت سے مزین ہیں۔ (اصول فقہ ۲۱۸)

علامہ بہاریؒ صحابہ کرام صفت عدل کے مظہر ہیں۔ (مسلم الثبوت)

علامہ ابن حاجبؒ ہر صحابی عادل ہے۔ (مختصر المنتہی، ج ۲ ص ۶۷)

امام الکلام محقق ابن ہمام تمام ائمہ کا اجماع ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ عادل ہیں۔

(تقریر الاصول ج ۲ ص ۲۶)

امام تاج الدین سبکیؒ صحابہ کرام عادل ہیں۔ ان کا تزکیہ عالم الغیب نے کیا ہے۔

ملا علی قاریؒ: صحابہ کرام ایسے عادل ہیں کہ ہدایت کے درخشاں ستارے ہیں۔ (شرح فقہ اکبر)

حجۃ اللہ فی الارض، امام شاہ ولی اللہؒ تمام صحابہ کرامؓ بلا تفریق حق و انصاف پر قائم ہیں۔

(ازالۃ الخفاء)

(ماخوذ از اسلام میں صحابہ کرامؓ کی آئینی حیثیت)

باب دوم

دفاع صحابہؓ ضروری کیوں؟

پہلی وجہ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دفاع خود اللہ نے کیا

وسيجنبها الاتقى الذي يؤتي ماله يتزكى وما لاحد عنده من نعمة تجزى الا ابتغاء وجه ربه الاعلى ولسوف يرضى (الليل آيت ١٧ تا ٢١)

ترجمہ: اور بچا دیں گے اس سے بڑے ڈر والے کو جو دیتا ہے اپنا مال پاک ہونے کو اور نہیں کسی کا اس پر احسان جس کا بدلہ دے مگر واسطے چاہنے مرضی اپنے رب کی جو سب سے برتر ہے اور آگے وہ راضی ہوگا۔ (از شیخ الہند)۔

ان آیات مبارکہ کے شان نزول کے بارے میں مفسرین حضرات کا اجماع ہے کہ یہ آیت جناب صدیق اکبرؓ کے بارے میں نازل ہوئیں۔ چنانچہ علامہ ابن کثیر (متوفی ۷۷۴ھ) اپنی معرکۃ الآراء تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ

وقد ذكر غير واحد من المفسرين ان هذه الآيات نزلت في ابي بكر الصديق رضي الله عنه حتى ان بعضهم حكى الاجماع من المفسرين على ذلك ولا شك انه داخل فيها (ابن كثير ص ٦٧٣ ج ٤)

اسی طرح علامہ نسفی (متوفی ۷۱۰ھ) اپنی مشہور تفسیر میں ان آیات کی تفسیر کے تحت رقمطراز ہیں: وقيل هما ابو بكر رضي الله عنه وابو جهل (مدارک ص ٦٥٢ ج ٣)

یعنی اتقی سے مراد جناب ابوبکرؓ اور اشقی سے مراد ابوجہل ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں کہ ابن ابی حاتم نے عروہ کی روایت سے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے ایسے سات غلام خرید کر آزاد کیے تھے جن کو مسلمان ہونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا تھا اس پر آیت

وسیجنبها الاتقی ...... نازل ہوئی۔

آگے لکھتے ہیں حاکم نے بروایت عامر بن عبد اللہ بن زبیرؓ لکھا ہے کہ ابو قحافہ نے ابوبکرؓ سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور غلاموں کو خرید کر آزاد کرتے ہو جو آزاد ہونے کے بعد تمہاری مدد نہیں کر سکتے اگر تم طاقتور مردوں کو خرید کر آزاد کرو تو وہ تمہاری حفاظت بھی کریں اور تمہاری خدمت بھی کریں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میں اس چیز کا طالب ہوں جو اللہ کے پاس ہے (یعنی رضا) اس پر آیت فاما من اعطی واتقی آخر سورت تک نازل ہوئی۔ (مظہری ص ۲۹۴ ج ۲)

حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب تحریر کرتے ہیں شان نزول کے واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مراد اتقی سے حضرت صدیق اکبرؓ ہیں (آگے مفتی صاحب نے بھی مظہری کی روایات نقل کی ہیں۔ من شاء فلیرجع الیہ (معارف القرآن ص ۷۹۳ ج ۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب آیت کریمہ کے ذیل میں رقمطراز ہیں کہ روایات کثیرہ شاہد ہیں کہ ان آخری آیات کا مورد سیدنا صدیق اکبرؓ کی شان میں ہوا اور یہ بہت بڑی دلیل ان کی فضیلت و برتری کی ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۷۹۴)

کتب تفاسیر کیساتھ ساتھ کتب تواریخ بھی اس بات پر شاہد ہیں کہ یہ آیات کریمہ جناب ابوبکر صدیقؓ کے بارے میں نازل ہوئیں چنانچہ علامہ علی بن برہان الدین حلبی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ اتقی سے مراد ابوبکر صدیقؓ ہیں (سیرت حلبیہ ص ۲۸۶ ج ۱ ص ۲۸۰ ج ۱)۔

آگے مزید لکھتے ہیں کہ جب ابوبکر صدیقؓ نے بلالؓ کو خرید کر آزاد کیا تو ابو قحافہ نے جو اس وقت اسلام نہ لائے تھے بلالؓ پر خرچ کرنے کے متعلق ناراض ہوتے ہوئے ابوبکرؓ سے کہا "تم نے بلال پر خواہ مخواہ ضائع کیا یہ مال تم کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچے گا۔ (سیرت حلبیہ ص ۲۸۸ ج ۱)

سیرت ابن ہشام میں ہے ابن اسحاق کہتے ہیں مجھ کو روایت پہنچی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد ابو قحافہ نے آپ سے کہا کہ تم جو یہ ضعیف اور کمزور غلام خرید کر آزاد کرتے ہو اگر پر زور اور قوی ہیکل آزاد کرو تو بہتر ہے جس سے وقت بے وقت امید ہو سکتی ہے کہ تمہارا ساتھ دیں اور دشمنوں سے تم کو بچائیں

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا میں کام اللہ کے واسطے کرتا ہوں۔ کہ کسی شخص کے حیاں میں روانی کہیے ہیں۔ یہ آیت حضرت ابوبکرؓ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔ فاما من اعطی و اتقی سے آخر سورت تک (سیرت ابن ہشام ص ۲۰۶ ج ۱)

فائدہ قارئین کرام ان تفسیری و تاریخی شواہد کے نقل کرنے کا مقصد صرف دو چیزوں کی وضاحت ہے۔ ایک چیز تو خود واضح ہے وہ یہ کہ یہ آیت کریمہ جناب صدیق اکبرؓ کی فضیلت و منقبت میں نازل ہوئیں دوسری چیز کی وضاحت مطلوب ہے کہ اس روایت میں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ جناب ابوبکر صدیقؓ نے کثیر رقم خرچ کرکے غلاموں کو آزاد کیا تو والد محترم نے تنقیدی مشورہ دیا کہ اگر کرنا ہی ہے تو ایسے لوگوں کو آزاد کرو جو بعد میں تمہارے کام آسکیں بعض روایت میں تو یہاں تک آتا ہے کہ والد محترم نے یہاں تک کہا کہ تم یہ کام کرکے معاشرے میں اپنی چودھراہٹ رکھنا چاہتے ہو کہ لوگ مجھے چودھری کہیں یہ بات سنکر جناب ابوبکرؓ پیغمبر کی مجلس میں گئے اور جا کر روداد سنائی مگر شاید پیغمبر کی خاموشی ہے یوں تنقید کرے۔ باپ نے اور آپ حق بجانب بیٹے پر تنقید کی لیکن آپ کی یہ تنقید خالق عرش کو پسند نہ آئی اور جناب ابوبکر صدیقؓ کے دفاع اور خلوص نیت میں قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ نازل فرما دیں۔

۲ واذا قیل لهم آمنوا كما آمن الناس قالوا انؤمن كما آمن السفهاء، الا انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون (بقرة) آیت ۱۲)

ترجمہ۔ اور جب کہا جاتا ہے ان کو ایمان لاؤ جس طرح ایمان لائے سب لوگ تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جس طرح ایمان لائے بیوقوف جان لو وہی ہیں بیوقوف لیکن نہیں جانتے (ترجمہ شیخ الہند)

فائدہ قارئین کرام یہ بات تو ظاہر من الشمس ہے کہ قرآن مجید کے اولین مخاطب صحابہ کرامؓ ہی ہیں اور اس آیت میں ایمان والوں کو بیوقوف کہا گیا ہے مراد صحابہ کرامؓ ہیں تو یہ کہنا صحیح کہ مراد وہ بیوقوف کہا گیا جیسے کہ علامہ شیعی نے بھی اس کی تصدیق کی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں

ونزلت في اهل النفاق كعبد الله بن ابي سلول ومن معه وهم من معهودي اهل عبد الله بن سلام واشياعه (امدادت ص ۵۱ ج ۱)

اسی طرح مفتی محمد شفیع صاحب رقمطراز ہیں اس آیت میں لفظ ناس سے مراد باتفاق مفسرین صحابہ کرامؓ ہیں۔ (معارف القرآن ص ۱۲۵ ، ج ۱)

تو جب منافقین کو کہا گیا کہ ایمان لاؤ جس طرح صحابہ کرامؓ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ان بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟ تو یہیں مقدس رب العزت کو صحابہ کرامؓ کو بیوقوف کہا جانا پسند نہیں تو صحابہ کرام کے دفاع میں خود منافقین کو بیوقوف کہہ دیا اور آیت کریمہ میں غور کیا جائے تو اللہ رب العزت نے منافقین کے بیوقوف کہنے کے جواب میں تاکید در تاکید منافقین کو بیوقوف کہا (الا) تاکید کیلئے (ان) تاکید کیلئے ضمیر کا تکرار تاکید کیلئے گویا سنت اللہ یہ ہے کہ جو صحابہ کو بیوقوف کہے یا کسی قسم کا تبرا کرے اس کو اس سے بڑھ کر بیوقوف اور تبرے کا جواب دیا جائے۔ چنانچہ اسی سنت اللہ پر عمل کرتے ہوئے حضرت علامہ حق نواز جھنگوی شہید نے صحابہ کو کافر کہنے اور لکھنے والوں کو صرف کافر نہیں بلکہ کائنات کا بدترین بدترین کافر کہا۔ واللہ اعلم بالصواب

۲ إن الذين جاءوا بالإفك عصبة منكم لا تحسبوه شرا لكم بل هو خير لكم لكل امرئ منهم ما اكتسب من الإثم والذي تولى كبره منهم له عذاب عظيم (سورۃ النور آیت ۱۱)

ترجمہ: جو لوگ لائے ہیں یہ طوفان تمہیں میں ایک جماعت ہیں تم اس کو نہ سمجھو برا اپنے حق میں بلکہ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں ہر آدمی کیلئے ان میں سے وہ ہے جتنا اس نے گناہ کمایا اور جس نے اٹھایا ہے اس کا بڑا بوجھ اس کے واسطے بڑا عذاب ہے۔ (ترجمہ شیخ الہند)۔

اس آیت کی تفسیر و تشریح میں حضرت مفتی صاحب رقمطراز ہیں ۶ ھ میں بعض منافقین نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ پر ایک تہمت گھڑی تھی اور بتقلید بعض مسلمان بھی اس کا تذکرہ کرتے رہے تھے یہ معاملہ عام مسلمان پاکدامن عورتوں کے معاملے سے کہیں زیادہ شدید تھا جیسے قرآن کریم نے حضرت صدیقہؓ کی براءت اور پاکدامنی میں اس جگہ دس آیتیں نازل فرمائیں جن میں حضرت صدیقہؓ کی براءت کا اعلان اور ان کے معاملہ میں جن لوگوں نے افتراء و بہتان میں کسی طرح حصہ لیا تھا سب کو تنبیہ اور دنیا و آخرت میں ان کے وبال کا بیان ہے۔ (معارف القرآن ص ۳۶۲ ، ج ۶)

فائدہ: آیت ترجمہ اور اس کی تفسیر ذکر کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ منافقین نے حرم رسول ﷺ پر تہمت و

تہمت باندھی حالانکہ ہم اگر چاہتے تو وحی کے ذریعے یا بذریعہ فرشتہ یا خواب میں براءت عائشہ سے مطلع فرما دیتے لیکن اللہ رب العزت نے کئی آیت قرآنی نازل فرما کر اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ عائشہؓ کی براءت اور صحابہ کا دفاع خود میں خدا کرونگا۔

دوسری وجہ صحابہ کرامؓ کا دفاع پیغمبرؐ نے کیا

پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صحابہ کرامؓ سے کس قدر پیار و محبت تھی اس کا اندازہ پیغمبرؐ کے اس فرمان جو غزوہ بدر کے موقع پر ارشاد فرمایا اللھم ان تھلک ھذہ العصابۃ لا تعبد فی الارض سے ہوسکتا ہے۔ پیغمبرؐ کو اس پیار و محبت کے ہوتے ہوئے یہ بات کہاں برداشت ہوسکتی تھی کہ یاران پیغمبرؐ پر کوئی انگلی اٹھائے اس لئے پیغمبرؐ تمام صحابہ کی نکتہ چینی کے مقابلے میں اس وقت بھی دفاع صحابہ کرتے رہے اور کچھ ارشادات میں امت کو بھی دفاع صحابہ کی تعلیم دے گئے صرف چند ایک گرامی قدر ارشادات ملاحظہ فرمائیں

۱ اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم (ترمذی ص ۲۲۵ ج ۲، مشکوٰۃ ص ۵۵۴ ج ۲)

ترجمہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہوں تو تم کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر۔

فائدہ اس حدیث مبارک سے دو چیزیں واضح ہوئیں

حضرات صحابہ کرامؓ کو سب و شتم کرنا اور برا کہنا یہ شرارت ہے اور شرارت ہمیشہ شریر ہی کیا کرتے ہیں تو مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ سب وشتم کی شرارت میں تو شریروں پر لعنت بھیجیں

۲ پیغمبرؐ صحابہ کرامؓ کے دفاع کا حکم دے رہے ہیں کہ جب تم گستاخان صحابہ کو دیکھو تو ان پر لعنت بھیجو اس لئے کہ یہی دفاع صحابہ کرنے والوں کا فریضہ ہے۔

۳ اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن آذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ یوشک ان یاخذہ (ترمذی ص ۲۲۵ ج ۲ مشکوٰۃ ص ۵۵۴ ج ۲)

ترجمہ اللہ سے ڈرو میرے صحابہؓ کے بارے میں میرے بعد ان کو اپنے طعن کا نشانہ نہ بنانا سو جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت رکھے گا اور جس نے ان کے ساتھ بغض کیا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا اور جس نے صحابہؓ کو اذیت دی سو اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی سو اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پکڑے گا۔

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے اس امت کو حضرات صحابہ کرامؓ کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانے سے روک رہے ہیں گویا کہ پیغمبر دفاع صحابہ کر رہے ہیں۔

٢ عن معاذ بن جبلؓ قال قال رسول الله ﷺ اذا ظهرت في امتي البدع وشتم اصحابي فليظهر العالم علمه فمن لم يفعل فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين (كتاب الاعتصام ٥٢ ج ١)

ترجمہ حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب میری امت میں بدعات ظاہر ہوں اور میرے صحابہؓ کو برا کہا جائے تو عالم پر لازم ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے جس نے ایسا نہ کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

فائدہ اس حدیث مبارک میں پیغمبر اپنے دین کے وارث علماء دین کو دفاع صحابہ کا حکم کر رہے ہیں جب صحابہ کو برا کہا جائے تو عالم دین اپنے علم کے ذریعے اس سب و شتم کو روکے گویا پیغمبرؐ کو دفاع صحابہ کا عمل کتنا پسندیدہ محبوب ہے اور اس قدر ضروری سمجھ رہے ہیں کہ خود بھی کر رہے ہیں اور اپنے دین کے ورثاء علماء حق کو بھی اس کا حکم کر رہے ہیں۔

٣۔ عقیلی نے ضعفاء میں نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

ان الله اختارني واختار لي اصحابا وانصارا واصهارا وسياتي قوم يسبونهم ويستنقصونهم فلا تجالسوهم ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم (مظاہر حق ص ٥٨، ج٥)

ترجمہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لیے میرے اصحاب میرے انصار اور میرے

قربت در تجویز و مقرر کئے گئے اور یاد رکھو عنقریب کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو میرے صحابہ کو برا کہیں گے اور ان میں نقص نکالیں گے پس تم ان لوگوں کے ساتھ مجلس مت اختیار کرنا اور نہ ان کے ساتھ کھانا پینا اور نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرنا۔

فائدہ: اس حدیث میں پیغمبر صحابہ کرامؓ کو اور بعد کے آنے والوں کے بارے میں موجودہ تحریکات کا علم کر کے دفاع صحابہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔

لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه

(بخاری ص ۵، ج، مسلم ص ۳ مشکوۃ ص ۵۵۲، ج ۲)

ترجمہ: میرے صحابہ کو برا مت کہو اسلئے کہ بیشک تم میں سے ہر کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا بھی راہ خدا میں خرچ کرے تو صحابہ میں سے کسی کے ایک مد و نصف کو نہیں پہنچ سکتا۔

وضاحت: اس روایت میں بھی پیغمبرؐ نے دو امور کی وضاحت کی ایک تو یہ امر صحیح کر دیا کہ غیر صحابی مقام صحابیت کو نہیں پہنچ سکتا دوسرا تسبوا سے صحابہ پر سب و شتم کی ممانعت کر کے دفاع صحابہ کی طرف اشارہ کر دیا۔

تیسری وجہ صحابہ کرامؓ کا دفاع خود صحابہ نے کیا

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے عبداللہ کے بیٹے عبید اللہ بن عمرؓ کی زبان کاٹنے کا ارادہ کیا کیونکہ اس نے حضرت مقداد بن اسودؓ کو گالی دی تھی تو آپ سے سفارش کی گئی تو فرمایا مجھے چھوڑ دو میں اس کی زبان کاٹ دوں تاکہ اس کے بعد کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو برا نہ کہے۔ (شرح شفاء ص ۲۱۳ ج ۲)

فائدہ: جناب عمرؓ زبان کاٹنے کی نیت کر کے دفاع صحابہؓ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں تاکہ کسی کو آئندہ صحابہ کی عظمت پر انگلی اٹھانے کی جرأت نہ ہو۔

۲ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں ایک بدو حضرت عمرؓ کی خدمت میں آیا جس نے کسی انصاری کی مذمت کی تھی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر اس شخص کی حضور کی خدمت میں تھوڑی دیر بیٹھنے والی صحابیت کا لحاظ نہ ہوتا تو میں اس بارے میں تم سب کی طرف سے کافی تھا لیکن اس نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے (معراج صحابیت بحوالہ الصارم المسلول)

فائدہ اس واقعہ میں بھی جناب عمرؓ صحابیِ رسول کا دفاع کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔

۳ حکم بن حجل نے کہا میں نے خود حضرت علیؓ سے سنا مجھے حضرت ابوبکر و عمرؓ میں سے جو بھی فضیلت دے گا اسے جھوٹے بہتان باز کی سزا دوں گا (الصارم المسلول ص ۵۸۵)

۴ علقمہ بن قیس (شاگرد علیؓ) فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت علیؓ نے خطبہ دیا فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ کچھ لوگ مجھے حضرت ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے اس کا اعلان کر چکا ہوتا تو ضرور سزا دیتا لیکن اعلان سے پہلے میں سزا دینا ناپسند کرتا ہوں اب میں اعلان کرتا ہوں کہ جس نے مجھے سب سے افضل کہنے کی بات کہی تو وہ مفتری ہے اسے مفتری والی سزا کوڑے لگیں گے۔ سنو حضور ﷺ کے بعد سب لوگوں سے افضل حضرت ابوبکرؓ ہیں پھر عمرؓ ہیں۔ (معراج صحابیت بحوالہ الصارم ۵۸۵)

فائدہ ان دو روایت میں سیدنا علیؓ جناب شیخین کے اعلیٰ مقام کا تعین کرتے دفاع صحابہ کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔

۵ امام احمد نے سند صحیح ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کہا عمرؓ ابوبکرؓ سے افضل ہیں دوسرے نے کہا نہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ عمرؓ سے افضل ہیں یہ بات حضرت عمرؓ تک پہنچ گئی آپ نے درے سے اس شخص کی اتنی پٹائی لگائی کہ وہ ٹانگ سے معذور ہو گیا پھر چار روز بعد اس کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا حضور ﷺ کے بعد ان خصوصیات کی وجہ سے حضرت ابوبکر افضل ہیں جو اس کے خلاف کہے گا ہم اسے اسی درے لگائیں گے جو جھوٹے بہتان باز کو دیتے ہیں۔ (معراج صحابیت بحوالہ الصارم ص ۵۸۵)

فائدہ اس واقعہ میں بھی جناب عمرؓ مقام صدیقؓ کا تعین کرتے ہوئے دفاع صحابہ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

۶ حضرت علیؓ کو یہ اطلاع ملی کہ دو شخصوں نے حضرت عائشہؓ پر تنقید کی ہے ایک نے کہا اے ہماری ماں ہماری طرف سے تجھے نافرمانی کی جزا ملے (جزیت عنا امنا عقوقا) دوسرے نے کہا اے ہماری ماں توبہ کرو تو نے غلطی کی ہے (یا امنا توبی فقد خطئت) حضرت علیؓ نے ان کے پیچھے قعقاع بن عمرو کو بھیجا وہ انہیں گرفتار کر کے لے آئے پھر آپ نے فرمایا اس کی گردن اڑا دو پھر فرمایا میں ان کو اذیت ناک سزا دینا

چاہتا ہوں تو ان کے کپڑے اتروا دے ورنہ دے خود ہی نگا ہے (اسے قتل کر دیا) (طبری ص ۵۴۴ ج ۲)

فائدہ: اس روایت میں جناب علیؓ بی بی عائشہؓ کے گستاخوں کو سزا دو کر دفاع صحابہؓ کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔

چوتھی وجہ صحابہ کرامؓ نبوت و امت کے درمیان واسطہ ہیں

اسلام میں آنحضرت ﷺ کی تربیت وصحبت یافتہ قدسی صفات جماعت صحابہ کرامؓ کو جو مرتبہ ومقام حاصل ہے اس کے مطابق یہ جماعت دنیا میں سب سے برگزیدہ، مقدس اور نہایت بلند منصب پر فائز ہے۔ انبیاء کے بعد اس جماعت سے بہتر و افضل کوئی مخلوق نہیں اس گروہ و جماعت کے ہر ہر فرد کو عدالت و انصاف، سچائی و شرافت کا جو عز و شرف حاصل ہے اس پر ملائکہ بھی رشک کرتے ہیں ان کی زندگیوں کا جہاز مصائب زمانہ کے تھپیڑوں میں ہچکیاں لیتا ہوا مشکلات کے بھنور میں ہچکولے کھاتا رہا۔ ان کی کشتیوں میں حال منقلب رہا تاہم یہ لوگ طوفانوں کی تند و تیز موجوں میں بھی اسلام کے دامن رحمت سے وابستہ رہے۔

عرب کے ان صحرا نشینوں نے ہر دکھ میں محمد ﷺ کا ساتھ دیا ہر پریشانی میں ثابت قدم رہے۔ بڑی بڑی قربانیاں دیں مگر کبھی دین محمدی سے وابستگی و قائم رکھا وطن، قوم، ملک، بستی، دولت و تجارت مختصر یہ کہ متاع زندگی ہر چیز نثار کر بھی دی مگر رسول کی رفاقت نہ چھوڑی۔

چونکہ آنحضرت ﷺ کے بعد اب نبوت کا دروازہ بند ہو رہا تھا اس لئے انبیاء کی وراثت کا مقام بھی انہی کو عطا ہوا محمدی دستور عمل کا ابلاغ بھی انہی لوگوں کے حصہ میں آیا قرآنی ہدایات نبوی تعلیمات کے فروغ کے حامل بھی یہی لوگ قرار پائے یہ لوگ جب دنیا کے سب سے بڑے سرداری و ذمہ داریوں کے میں ٹھہرے تو ان کو پکاری گئی امت بازی میں دنیا کا سب سے بڑا تحفہ عطا کیا گیا اس پوری جماعت کیلئے سو باری تعالیٰ نے کئی سو قرآنی آیات سے ان کی شان بیان کی وہ تو بخشش فرمائیں ان سے ... صدق نیت و حسن عمل کے شاہد ہے ان کی دوستی وجیہرانہ محبت، عناد و وثوق نے جو رنگ دکھایا یہی لوگ دین محمدی کے اصل گواہ نبوت و امامت کے حقیقی شاہد اسلام نے وحی کے مخاطب حداں کلام کے پہلے مصداق قرار پائے یہی وہ جماعت ہے جسے زردار پہلے پوری کائنات میں آنحضرت ﷺ کی صحبت و رفاقت اور اسلام کی حرمت و

حمایت کے لیے منتخب کیا۔ یہی جماعت حضرت ﷺ اور امت کی درمیانی کڑی ہے۔

صحابہ کرام کی پوری جماعت مقدس دراصل یہ پورا قافلہ اسلام کا اولین شارح اور قرآن کا حقیقی مخاطب ہے۔ اس جماعت نے ایسے وقت میں ہمارے رسول ﷺ کا ساتھ دیا جب مکہ کے سرداروں نے آپکو اذیت ناک صورتوں سے دوچار کر دیا تھا آپ نے فاقے سہے آپ کی دشمنی کی انتہا کر دی تھی آپ کے رستے میں کانٹے بچھائے گئے تھے ایسے حالات میں جن لوگوں نے پورے ماحول کی مخالفت مول لیکر برادریوں کے طعنے برداشت کر کے اور تجارت چھوڑ کر آپ کا ساتھ دیا آپ کی رفاقت اختیار کی آپ کے دکھوں کے ساتھی بنے آپ کے حلقہ میں شامل ہوئے آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا ساری دنیا کو چھوڑ کر آپ کے ظل عاطفت میں جگہ پائی تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹے ہوئے انگاروں پر لیٹتے ہوئے کڑاہوں میں چمکتی ہوئی تلواروں میں بھی ہمارے پیغمبر کا ساتھ دیا۔ سرور دو عالم ﷺ کی غلامی کر کے سینے شہادت حق سے سرشار رہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہی جماعت تعلیمات نبوت کی صحیح گواہ امت و نبوت کے درمیان واسطہ ہیں اگر کڑی ٹوٹ جائے۔ یا [illegible] تو پوری عمارت اسلام دھڑام سے گر جائے گی۔

پانچویں وجہ صحابہ کرامؓ امت کے محسن ہیں۔

قارئین! صحابہ کرامؓ کی عظمتوں کا واضح کرنا اسلئے بھی ضروری ہے کہ جماعت صحابہ امت کی محسن ہے، اس جماعت کے ذریعے ہم تک قرآن اور تعلیمات نبوی ﷺ پہنچیں۔ اسلام کے اصول دین کلمہ طیبہ وغیرہ میں کسی جگہ میں صحابہ کرام کا کوئی تذکرہ نہیں لیکن کلمہ طیبہ کے اقرار میں صحابہ کرام کی عظمت کا اقرار پوشیدہ ہے۔

کلمہ طیبہ میں توحید کے اقرار اور تعلیم رسالت کے بعد ہم نے ان دونوں چیزوں کے تعارف کا ذریعہ اس جماعت کو ہی قلب و جان سے تسلیم کیا ہے۔ اب توحید و رسالت کے حقیقی راویوں سے منافق ماننے کے بعد کسی طرح بھی شہادت حق کا اقرار قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

نماز کے ذکر کا مطلب یہ نہیں کہ اس کے لئے وضو کی ضرورت نہیں۔ زکوٰۃ کے بار بار حکم میں کہیں اس کی مقدار کا ذکر نہیں اسی طرح صرف روزے کے ذکر کا مطلب یہ نہیں کہ زکوٰۃ کی کوئی ضرورت نہیں۔

آج اگر ہمیں اسلام کے ارکان کی تفصیل موجود ہیں ان تمام اصولوں کے ذکر کے بعد احادیث اور دیگر مقامات پر ان کی تفاصیل موجود ہیں اور نبی کریم ﷺ سے یہ تفصیل نقل کرنے والی یہی جماعت گواہ ثبوت ہیں۔ جس کے ذریعے تعلیمات نبویہ ہم تک پہنچیں وہ یہی ہمارے محسنین ہیں اور یہ جانتا ہے شکر المنعم واجب ہے محسن کا شکر ادا کرنا ضروری ہے اور ان محسنین کا شکر یہی ہے کہ ان کی عظمتوں رفعتوں اور منقبتوں کا دفاع کیا جائے۔

چھٹی وجہ حصول جنت و رضائے الٰہی دفاع صحابہ کرامؓ پر موقوف ہے۔

قارئین کرام صحابہ کرامؓ کی عظمت و شان اور دفاع ان کی رفعتوں کا تحفظ اسلئے بھی ضروری ہے کہ صحابہ کرامؓ بقیہ امت کے لئے حصول جنت و رضائے الٰہی کا ذریعہ ہیں اگر صحابہ کرام کی جماعت کو معاذ اللہ بے ایمان یا منافق سمجھا جائے تو یہ امت کبھی جنت کا حصول اور رضائے الٰہی حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ خالق کائنات نے اپنے مقدس کلام میں ایک جگہ ان تین طبقوں سے اپنی رضا کا اعلان کر کے ان سے جنت کی بشارت دی ہے اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنت تجري تحتها الانهر خلدين فيها ابدا ذلك هو الفوز العظيم

ترجمہ: ''سب سے پہلے ایمان لانے میں سبقت کرنے والے مہاجرین و انصار میں سے اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

اس آیت میں صراحت کے ساتھ اللہ رب العزت نے تین طبقوں کیلئے بشارت جنت و اپنی رضا کا اعلان کیا ہے (۱) مہاجرین (۲) انصار (۳) مہاجرین و انصار کی اتباع کرنے والے۔ اب اگر قارئین کرامؓ جماعت صحابہ ہی کو غیر محفوظ تسلیم کیا جائے اور ان کا دفاع نہ کیا جائے تو کونسی جماعت ہے جس کی اتباع سے رضائے الٰہی کی بشارت ملتی تھی؟ یقیناً وہ جماعت جماعت صحابہ ہی ہے جس کی اتباع و دفاع سے جنت ملے گی اس سے پتہ چلا کہ جماعت صحابہ کا دفاع کرنے اور ان کی اتباع کرنے سے ہی جنت کا حصول و رضائے الٰہی ممکن ہے۔

ساتویں وجہ، صحابہ کرامؓ معیارِ حق ہیں

قارئین کرام! صحابہ کرامؓ کا مقام سمجھنے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ رب العزت نے عام مومنین کی ہدایت کیلئے ایمان کا معیار صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کو بنایا ہے

کما قال تعالیٰ فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا اسی طرح حضور ﷺ نے بھی صحابہ کرامؓ کی اتباع کو ہدایت کا موجب قرار دیا ہے کما قال النبی ﷺ اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اهتدیتم تو اگر صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کا درجہ گھٹا دیا جائے انہیں غیر محفوظ تسلیم اور غیر ہدایت یافتہ سب کچھ تسلیم کیا جائے تو ایمان کا معیار کسوٹی ختم ہو جائے اور صداقت کیلئے بنیاد ہی نہ رہے اور فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا کا مصداق کون رہے گا۔

آٹھویں وجہ صحابہ کرامؓ کا دفاع فطرت کا بھی تقاضہ ہے۔

قارئین کرام! یہ کیسے ممکن ہے کہ محمد ﷺ کو دنیا کا [illegible] میں سب سے آخری پیغمبر مانیں سب سے بڑی ہستی سمجھیں سب سے اعلیٰ و ارفع رسول جانیں آپ کی ذات بابرکات کو سارے جہاں میں سب سے مقدس ہستی تسلیم کریں اور دوسری طرف ان کی صحبت میں ۲۳ سال گزارنے والوں جنہوں نے اپنی جانیں قربان [illegible] ہوں پر سوء ظن رکھیں ان پر اعتماد نہ کریں جو آپ ﷺ کے ساتھ حضر و سفر میں رہے ہوں جن کی آپ ﷺ نے تربیت دی ہو جو آپ کے پیچھے طویل عرصہ تک نماز پڑھتے رہے ہوں آپ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے ہوں پیغمبر پر نازل شدہ مکمل قرآن جمع کر دیا ہو انہی کے ذریعے ہم تک کلمہ طیبہ پہنچا ہو وہی ذریعہ ہے دین کے ہم تک پہنچنے کا [illegible] پر اعتماد نہ کیا جائے تو ہم یہ کہتے ہیں بھی [illegible] ہوں گے جو آپ ﷺ کی ایک ذرہ سی [illegible] زندگی میں [illegible] سے وفاداری کا [illegible] ہے مگر [illegible] سے وفا نہیں کرتا۔

نویں وجہ صحابہؓ کا دفاع قرآن کریم کا دفاع ہے

قارئین! اہم علمائے امت کی تصریح کے مطابق پیغمبر ﷺ کے جانثار صحابہ کرامؓ کے بارے میں قرآن مجید کی کئی سو آیات نازل ہوئیں

وہ آیات جو خاصتاً صحابہ کرامؓ کی عظمت و منقبت میں براہ راست ہیں ان کی تعداد دو سو بتائی جاتی ہے اور وہ آیات جو عام امت اور شانِ صحابہؓ میں مشترک ہیں ان کی تعداد سات سو کے قریب بتائی جاتی ہے۔ اب اگر صحابہ کرامؓ کی جماعت کو معیارِ حق و محفوظ تسلیم نہ کیا جائے اور ان کی عظمت کا دفاع نہ کیا جائے تو قرآن مجید کی نو سو آیات کا مصداق رہتی نہیں۔ بتاؤ قرآن مجید کی سات سو آیات کا مصداق ثابت ختم ہو جانا اس سے تحریف دین کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کا دفاع قرآن کریم کا دفاع ہے۔

دسویں وجہ صحابہ کرامؓ کا دفاع احادیث رسول اللہ ﷺ کا دفاع ہے۔

قارئین کرام! اللہ رب العزت نے جس طرح قرآن مجید میں صحابہ کرامؓ کی مدح سرائی کی ہے اسی طرح پیغمبر ﷺ نے بھی صحابہ کرامؓ کی مدح سرائی کی ہے۔ علماء کی تصریح کے مطابق پیغمبر ﷺ کے دو ہزار فرامین جماعت صحابہؓ کے مدح میں ہیں۔ اب اگر صحابہ کرامؓ کا دفاع نہ کیا جائے اور ان کو غیر محفوظ تسلیم کر لیا جائے تو پیغمبر ﷺ کے دو ہزار فرامین کا مصداق باقی نہیں رہتا۔

تلک عشرۃ کاملۃ

تیسرا باب

دفاع صحابہؓ اور علمائے دیوبندؒ

اللہ رب العزت نے علمائے دیوبند کو بحیثیت جماعت فرائض سہ گانہ نبوت کی ادائیگی اور تجدید، جہاد فی سبیل اللہ، مدارس و مکاتب دینی، احقاق حق، ابطال باطل، اشاعت اسلام و رد بدعات کی دولت نصیب فرمائی۔ فرق منحرفہ کے مقابلے میں علمائے دیوبند ایک عظیم قلعہ ثابت ہوئے۔ وہ گزشتہ ڈیڑھ سو سال سے علمائے دیوبند میراث نبوت کے حامل ہیں۔ وہ کئی جہتوں سے صرف برصغیر پاک و ہند میں بلکہ پورے عالم اسلام میں ہمہ جہتی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اشاعت دعوت، شوق جہد و جہاد، حفاظت علوم سنت تعلیم و دعوت کتاب و سنت، تدریس و اشاعت فقہ و کلام، تزکیہ قلوب، تربیت و تصفیہ باطن سے معمور رہے۔ دین کے ہر شعبے کو جس طرح علمائے دیوبند نے جلا بخشی اسی طرح کار دفاع صحابہؓ کو بھی اپنا حرز جاں بنایا اور ہر زمانہ میں علمائے دیوبند کے ایک معتد بہ طبقے نے دفاع صحابہؓ کا بیڑا اٹھائے رکھا۔ آئندہ سطروں میں ہم دفاع صحابہؓ سے متعلق علمائے دیوبند کی تحریکات اور مشن دفاع صحابہ کیلئے اپنی زندگی کی توانائیاں وقف کرنے والے علماء کا مختصر تعارف پیش کر رہے ہیں۔

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی فاروقیؒ

دفاع صحابہؓ کے حوالے سے علمائے دیوبند کی خدمات کا جب بھی تذکرہ کیا جائے گا اس میں سب سے پہلا نام حضرت لکھنویؒ کا ہی آئیگا۔ حضرت نے دفاع صحابہ اور رد رفض میں کئی کامیاب مناظرے کیے اور دو مرتبہ مدح صحابہؓ کے سلسلے میں گرفتار بھی ہوئے ذیل میں ان کا مختصر تعارف ملاحظہ فرمائیں۔

امام اہلسنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ بن ناظر علی بن فضل علی حنفی فاروقی ۲۳ ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ میں کاکوری میں پیدا ہوئے اور فتحپور میں نشوونما ہوئی جہاں ان کے والد حکومت کی طرف سے خراج کے محصل تھے

ابتدائی کتابیں مولانا نور محمد فتح پوری سے پڑھیں پھر لکھنو کا سفر کیا اور تمام درسی کتابیں مولانا عین القضاۃ بن محمد وزیر حیدرآبادی سے ۱۳۱۰ تا ۱۳۱۱ھ کے دوران پڑھیں کافی عرصہ آپ کی خدمت میں رہے۔ علم طب کی تحصیل حکیم عبدالولی مرحوم سے کی پھر دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تدریس پر مامور ہوئے اور ایک عرصے تک پڑھاتے رہے پھر دہلی چلے گئے اور مرزا حیرت کے مطبع میں کام کرتے رہے۔ مرزا حیرت کیطرف سے قرآن مجید وصحیح بخاری کا ترجمہ کیا۔ پھر لکھنؤ آکر آپ نے استاد کے مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں تدریس کرتے رہے اور ایک عرصے تک پڑھاتے رہے۔ ۱۳۲۴ھ میں وہاں سے علیحدگی اختیار کرکے تصنیف و تالیف اور مناظرہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اہلسنت کے دفاع اور شیعہ کے رد میں کئی کامیاب مناظرے کئے فقہ میں گہری نظر رکھتے تھے اور قرآن میں نظر بہت وسیع تھی۔ آخری عمر میں تھوڑے سے عرصے میں قرآن مجید حفظ کرلیا جبکہ جیل میں تھے۔

صحابہ کرام کی مدح ہر صورت میں کرتے تھے اور کسی قانون کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ آپ کی بہترین تصانیف میں علم الفقہ (کامل سات جلد) ترجمہ سیرۃ حلبیہ۔ ترجمہ تاریخ طبری، ترجمہ ازالۃ الخفاء، تحفہ اہلسنت سیرت خلفاء راشدین اور سیرت النبی کے موضوع پر تحفہ جزئیہ در سیرت حبیب الشفیع من کلام العزیز الرفیع، شیعہ اور قرآن وغیرہ شامل ہیں۔

آپ نے شاہ ابو محمد خلیفہ حضرت شاہ عبد الغنی محدث دہلوی کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت حاصل کی آپ نے سات مرتبہ حج کی سعادت حاصل کی اور دو مرتبہ مدح صحابہؓ کے سلسلے میں قید و بند رہے۔

لکھنؤ میں آپ نے دارالمبلغین قائم کیا اور مستند علماء کو فرق باطلہ سے ٹکر لینے کے علمی انداز سکھائے سیکڑوں علماء نے آپ کی تربیت مناظرہ حاصل کی۔

آپ نے [illegible] ذی قعدہ ۳۸ھ کو رحلت فرمائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حق تعالیٰ درجات بلند فرمائے۔

تنظیم اہلسنت اور دفاع صحابہ:

جناب سردار احمد خان صاحب پتافی نے اہل سنت و جماعت کی بکھری ہوئی قوت کو مجتمع کرنے کی غرض سے ۱۹۴۳ میں تنظیم اہل سنت کے نام سے ایک تحریک کی بنیاد رکھی جو خالصتاً مذہبی قطعاً غیر سیاسی انداز میں اہل سنت و جماعت سے متعلق، جناب کی علمی رہنمائی کرنے والے امام اہل سنت علامہ سید احمد حسین شاہ صاحب بخاری کے جذب و صلاحیت کے سبب مختصر عرصے میں ایک پہاڑی علاقے کے مدرسے قائم ہوئے اور جماعت کو تقریر و تحریر طوفانی دوروں اور وقت کے موقر ترین جرائد و رسائل کے ذریعے ملک گیر سطح پر روشناس کرایا۔

بلا خوف و تردد کہا جا سکتا ہے کہ تنظیم اہل سنت کے مبلغین نے رد شرک، بدعت و رفض، دفاع صحابہؓ و اصلاح معاشرہ کیلئے جو کام کیا انشاء اللہ رہتی دنیا تک سنہرے لفظوں سے یاد کیا جائے

حقیقت میں مورخ جب بھی قلم اٹھائے گا تو وہ اکابر تحریک تنظیم اہل سنت کو خراج تحسین پیش کئے بغیر اپنے ضمیر کو مطمئن نہ پائے گا

اختصار کی غرض سے تفصیل نہ کرتے ہوئے ہم تنظیم اہل سنت سے چیدہ چیدہ چند سرکردہ علماء کا مختصر سوانحی خاکہ پیش کر رہے ہیں۔

تنظیم اہل سنت کے قافلے میں ملک پاکستان سے جن جید علماء و مبلغین نے بھی خون پسینہ ایک کیا۔

۱ مناظر اسلام مولانا عبدالحی صاحب جامپوری
۲ خطیب اسلام مولانا قائم الدین صاحب
۳ خطیب ایشیا مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب
۴ مولانا عطاء اللہ صاحب
۵ مولانا عبدالستار صاحب
۶ مولانا عبدالمجید ندیم صاحب

۷ خطیب اہل سنت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری ۸ امام الصلحاء والسالکین مولانا عبدالقادر رائپوری

۹ فاتح قادیانیت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب

امام اہلسنت حضرت مولانا سید نور الحسن بخاریؒ

آپ پاکستان کے ممتاز علماء میں، تنظیم اہلسنت والجماعت کے سرپرست، متعدد علمی تاریخی اور ادبی کتب کے مصنف، آتش نوا خطیب ایک بہترین ادیب فاضل دیوبند اور ایک اچھے شاعر اور صحافی تھے آپ کا پورا نام سید نور الحسن بخاری بن سید شاہ محمد شاہ ہے وطن اصلی ڈیرہ غازیخان پنجاب ہے تاریخ ولادت ۵ جون ۱۹۱۰ء ہے۔ انگریزی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سکول ماسٹر رہے ۱۹۲۸ میں لاہور کے ایک جلسہ میں حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ علامہ حضرت شبیر احمد عثمانی اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ بزرگوں سے تعلقات کی ابتداء ہوئی پھر یہ تعلق اس قدر قوی ہوا کہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند اور مولانا سید مظفر علی شاہ صاحب کو دورہ حیات پر ایک تبلیغی جلسہ میں شرکت کی دعوت دی جسے شرف قبولیت بخشا گیا۔ یہ امر تعلقات کی مزید پختگی اور دارالعلوم دیوبند کی طرف توجہ کا سبب بنا چنانچہ ۱۳۵۵ھ میں ملازمت سے رخصت لیکر دارالعلوم دیوبند پہنچے، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نے آپ کی ابتدائی تعلیم کے لئے ممتاز طلباء دارالعلوم کو مقرر فرمایا آپ نے بہت جلد ابتدائی تعلیم مکمل کر کے موقوف علیہ میں مشکوۃ شریف میں داخل ہوئے اور ۱۳۵۶ھ کے دورہ حدیث میں شریک ہوئے صحیح بخاری اور ترمذی شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی سے صحیح مسلم شریف حضرت علامہ محمد ابراہیم بلیاوی سے اور ابوداؤد شریف مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ سے پڑھ کر دستار فضیلت حاصل کی۔

فراغت کے بعد ۱۹۴۵ میں تنظیم اہلسنت کی تشکیل عمل میں آئی اس وقت سے وفات تک کے تبلیغی کاموں میں آپ سرگرم عمل رہے اور شروع سے اس تنظیم کے سربراہ اور سرپرست رہے اس کام میں آپ

کے ساتھ اور معاونِ خاص حضرت علامہ دوست محمد قریشی مرحوم کا کردار ایک ناقابل فراموش کردار ہے وہ شروع سے آخر دم تک اس تنظیم سے وابستہ رہے۔ شاندار تبلیغ و اشاعت دین ہو یا مسلک حقہ اہل سنت کی حفاظت کے لئے بحث و مناظرہ، مختلف دینی و مسلکی عنوانات پر تصنیف و تالیف ہو یا ملک بھر کی دینی ضرورت کے لئے نوجوان علماء کی تعلیم و تربیت، جماعت کی مالی خدمت ہو یا دفتر جماعت کی تعمیر ہر لحاظ سے حضرت علامہ دوست محمد قریشی کا مقام پوری جماعت میں اعلیٰ تھا حضرت مولانا سید ورثی شاہ بخاری صاحب اس سلسلہ میں حضرت علامہ قریشی صاحب سے اپنے تعلقات اور تحریک تنظیم اہلسنت سے وابستگی کے متعلق فرماتے ہیں کہ

حضرت علامہ دوست محمد قریشی صاحب سے میری دوستی کا سلسلہ بہت پرانا ہے ۱۹۲۰ء کے لگ بھگ کی بات ہے کہ میں اپنے وطن سکھانی والا ضلع ڈیرہ غازیخان میں مدرس تھا اور حضرت قریشی صاحب ابھی طالبعلم تھے کہ انہوں نے مجھے اپنی بستی رنگ مشرقی میں وعظ کے لئے دعوت دی میں ان دنوں سکول میں مدرس تھا دینی تعلیم تو ۱۹۳۶ء میں دارالعلوم دیوبند حاصل کر کے فارغ کی ذاتی مطالعہ کی بناء پر دینی کچھ معلومات تھیں، میں دوستوں کے محدود حلقے میں کچھ بیان کر دیتا تھا حضرت قریشی صاحب کی بستی سے قریباً پانچ میل کے فاصلہ پر تھی اور غالباً میں نے پہلا بیان حضرت قریشی صاحب کی بستی میں ان کی مسجد کے مدرسہ کی تقریب میں حضرت قریشی صاحب سے رفاقت اور دوستی کا تعلق قائم ہو گیا جو آخر وقت تک قائم رہا ہماری دوستی کی بنیاد تبلیغ دین پر تھی سو حضرت قریشی صاحب کو تبلیغ دین سے عشق تھا، وہ سراپا تبلیغ تھے اللہ رب العزت نے انہیں علم و عمل کی گوناگوں صلاحیتوں سے بہرہ وافر عطا فرمایا تھا انہوں نے وعظ و تبلیغ، تصنیف و تالیف اور اصلاح نفس کے لئے بہت بڑا کام کیا اور ہزاروں مسلمانوں کی اصلاح کا باعث بنے اللہ رب العزت مرد حق محمد خان پتافی کی قبر کو بھی ٹھنڈا و منور رکھے وہ بہت اچھوں سے تھے میں اہل سنت کی تنظیم و تبلیغ کی فکر میں تھے میرے ہمراہ جب سے پہلے پہل ۱۹۳۸ء میں ڈیرہ غازیخان کی حدود تک محدود تھا میرے دارالعلوم سے فارغ ہو کر واپس آنے کے بعد یہ کام پورے ملک میں کرنے کا فیصلہ ہوا اور ۱۹۴۴ء میں یہ خدمت میرے سپرد کر دی گئی چنانچہ اپریل ۱۹۴۴ء میں ملتان کے اندر دفتر قائم کر کے میں نے یہ کام شروع کیا مارچ ۱۹۴۵ء تحریک تنظیم اہلسنت کا

پہلا مرکزی جلسہ لاہور میں ہوا جس میں مشاہیر امت شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنیؒ، مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ صاحب اور امام اہل سنت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ نے شرکت فرمائی۔ ان حضرات اکابر کے قدوم کی برکت سے یہ تحریک تنظیم ملک میں متعارف ہوئی اور ملک کے طول و عرض میں اہل سنت کی تبلیغ و تنظیم کا کام شروع ہو گیا۔ اس وقت حضرت قریشی صاحب ملک میں عام طور پر تبلیغ دین کا کام سرانجام دیتے رہے تھے۔ غالباً ۱۹۴۹ء میں بھکر ضلع میانوالی میں تنظیم اہل سنت کی کانفرنس تھی اور ناظم تنظیم سید احمد شاہ صاحب بھی اس مرکزی جلاس میں شریک تھے جس میں قریشی صاحب کی یہ پہلی تقریر تھی جس سے وہ تنظیمی حلقوں میں متعارف ہوئے۔ اس کے بعد باضابطہ طور پر تنظیم میں شامل ہو گئے اور آخر دم تک تنظیم سے وابستہ رہے اور تبلیغ دین کی اشاعت میں مصروف رہے۔

بہرحال حضرت قریشی صاحب کی دینی علمی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اور آپ تبلیغ دین میں ہمہ تن مصروف رہے۔ حضرت آپ اتنے محقق علماء میں شمار ہوتے ہیں اور اکابر علماء دیوبند کے مسلک حقہ پر قائم دائم رہے ہیں۔ [illegible] سے بے حد تعلق رہا ہے۔ آپ [illegible] مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ سے آپ کو بے حد تعلق تھا۔ ایک دفعہ آپ کراچی تشریف لے گئے تو حضرت مفتی اعظم قدس سرہ نے آپ کو دارالعلوم میں تقریر کی دعوت دی اور باوجود علالت و نقاہت کے پوری تقریر میں تشریف فرما رہے۔ آپ کو بھی ہمیشہ حضرت مفتی اعظم سے قلبی تعلق و عقیدت رہی۔ ایک مرتبہ آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا۔

آپ حضرت مفتی اعظم کے مدرسہ کے متعلق دریافت فرماتے ہیں میں یہی اس کا جواب عرض کروں، اگر آپ کر سکیں تو ۹۵ء کے دور [illegible] دورہ حدیث دارالعلوم دیوبند ہوں میں حضرت مفتی اعظم [illegible] کا سبق پڑھاتے علوم و معارف کے دریا بہا رہے ہوں [illegible] آپ سے عرض کروں دیکھ لیجیے یہ ہے ہمارے اکابر کا مدرسہ۔

اسی طرح حضرت مولانا مدنیؒ، حضرت مولانا عثمانیؒ اور دوسرے اکابر سے بھی بے حد تعلق تھا اور آپ کو تصنیف و تالیف کا ذوق و شغف اپنے اکابر سے ورثہ میں ملا چنانچہ آپ [illegible] سے رائد علمی و ادبی اور

تاریخی کتب کے مؤقف سمجھتے تھے جن میں درج ذیل کتابیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

( ) اصحاب النبی ملتان ۱۹۵۳ء میں جب آپ سیفٹی ایکٹ کے تحت پابند سلاسل کر دیے گئے تو لاہور اور منٹگمری جیل کی آہنی سلاخوں کے پیچھے آپ نے یہ کتاب تالیف فرمائی جو چھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔

(۲) سیرت امام مظلوم سیدنا عثمانؓ
(۳) شہادت امام مظلوم
(۴) توحید و شرک کی حقیقت
(۵) حضرت امیر معاویہؓ
(۶) خلافت راشدہ
(۷) نبی و صدیقؓ
(۸) بشریت نبیؐ وغیرہ

آخر تک آپ ملتان میں مقیم رہے اور تبلیغ و صحافتی خدمات سر انجام دیتے رہے۔

آپ ۵،۴ جنوری ۱۹۸۴ کی درمیانی شب میں فوت ہوئے اور ملتان میں تدفین ہوئی۔

سلطان المناظرین حضرت مولانا عبدالستار تونسوی مدظلہ

آپ تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے رہنے والے ہیں۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مرکز علوم اسلامیہ دارالعلوم دیوبند جہاں سے آپ نے قرآن، حدیث، فقہ، کلام، منطق و فلسفہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد دورہ حدیث حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے پڑھا۔ دیگر اساتذہ میں حضرت مولانا اعزاز علی امروہی، علامہ محمد ابراہیم بلیاوی، مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ اور مولانا عبدالسمیع وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ دارالعلوم دیوبند سے تحصیل علم کرنے کے بعد آپ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنویؒ کی خدمت میں پہنچے جہاں سے علم مناظرہ و تحقیق میں قابل رشک دسترس اور عبور حاصل کیا۔

فراغت تعلیم کے بعد آپ نے مذاہب باطلہ کے تعاقب اور مذہب حق کے لئے علوم اسلامیہ پر تحقیق کا کام شروع کیا۔ یہ کام ایسے حسین انداز میں کیا کہ علوم دینیہ کے تمام شعبہ جات پر مکمل دسترس کے ساتھ ساتھ مذاہب باطلہ پر بھی مکمل تحقیقی عبور حاصل کیا۔ اس تحقیقی سفر میں آپ نے دارالعلوم دیوبند، لکھنؤ، دہلی اور پاکستان کے تمام مرکزی دینی اداروں کی لائبریریاں چھان پھٹک ڈالیں اور بعد ازاں ایران، عراق، شام، مصر، سعودی عرب، بنگلہ دیش، متحدہ عرب امارات اور دیگر اسلامی ممالک کی لائبریریوں اور کتب خانوں سے بھرپور تحقیقی استفادہ کیا اور مذکورہ ممالک سے قدیم و نایاب ترین کتب جو آج تک بھی نایاب و نادستیاب ہیں۔ آپ نے یہ ذخیرہ جمع کر کے مصنفین علماء پر احسان عظیم کیا ہے۔ آپ کی ایک عظیم الشان عربی تصنیف حکومت سعودیہ کی طرف سے طبع ہوئی۔ جس کی افادیت کے پیش نظر حکومت نے اسے مدینہ یونیورسٹی کے نصاب میں شامل کیا ہے اور اس طرح عالم اسلام کے علماء اس کتاب سے استفادہ کر رہے ہیں۔

پوری دنیا سے تحقیقی مواد اکٹھا کرنے کے بعد حضرت علامہ تونسوی نے ملتان میں ایک تحقیقی مرکز کی بنیاد رکھی جس کو دارالمصنفین کا نام دیا گیا ہے۔ اس مرکز سے ہزاروں علماء استفادہ کر چکے ہیں۔ آپ کی علوم دینیہ پر تحقیق و مطالعہ علماء محققین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ آپ کے تلامذہ اشاعت دین اور مذاہب باطلہ کی تردید اور مذہب حق کی حقانیت پر اپنی صلاحیت صرف کئے ہوئے ہیں۔ پاکستان میں تو دینی جماعتوں

کے بانی و سربراہ آپکے شاگرد، ان میں سے ہیں جو تسلسل کے ساتھ اپنی جگہ اشاعت دین کا فریضہ احسن طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ اس وقت بین الاقوامی جماعت تنظیم اہلسنت و جماعت پاکستان کے صدر ہیں جسے ۴ اپریل ۱۹۴۴ میں برصغیر کے مسلمانوں کی مذہبی نمائندگی کے لیے سردار احمد خان پتافی مرحوم کی سرپرستی میں حضرت مولانا سید داؤد احسن بخاری، علامہ دوست محمد قریشی اور علامہ ڈاکٹر حامد محمود جیسے بزرگوں نے تشکیل دیا تھا۔ اس تنظیم کا صدر دفتر اولیاء شہر ملتان میں ہے۔ اور علامہ تونسوی اس تنظیم کے صدر کی حیثیت سے اپنی تحقیقی تحریری اور تقریری تمام تر صلاحیتوں کی بدولت جماعت کا حق ادا کر رہے ہیں۔ آپ نے مسلمانوں خصوصاً اہل سنت کی تبلیغ و اشاعت اور مذاہب باطلہ کی طرف سے اہل حق کے خلاف سازشوں کا تعاقب اور اس کا موثر سدباب کر کے مسلمانوں میں تحریک حیدریہ وحدت و بیداری رکھنے کی بھرپور سعی فرمائی ہے۔

تنظیم اہلسنت کا ٹھیک مسلک عقائد سے منسلک ہے۔ آپ اور آپ کی تنظیم نے مبلغین سے تبلیغ ہمیشہ مثبت انداز میں کی ہے۔ ہنگامے نہیں کرائے صحابہ کرام اور اہلبیت میں ہمیشہ جوڑ کی بات کی ہے توڑ کی نہیں۔ آپ نے ہمیشہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں صداقت رکھ کر عقیدہ پیش کیا ہے وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ہمیشہ دلائل کے ساتھ حق بات کا اظہار کیا ہے حق تعالیٰ آپ کو دیر تک سلامت رکھے۔ آمین

(ماخوذ تحریک تنظیم اہلسنت ملتان)

مفکر اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود سیالکوٹی مدظلہ (پی۔ ایچ۔ ڈی لندن)

آپ پاکستان کے ممتاز ترین علمائے دین میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ آپ کا تعلق سیالکوٹ سے ہے۔ آپ نے علامہ سید سلیمان ندوی، مفتی محمد حسن امرتسریؒ، مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ جیسے اکابر علماء سے فیوضات علمی و روحانی حاصل کیے ہیں۔ آپ مختلف دینی مدارس اور کالجز میں بحیثیت ایک عظیم محقق استاد، حدیث اور پروفیسر کی حیثیت سے تدریسی و علمی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ بعد میں مرے کالج سیالکوٹ میں پروفیسر رہے۔ پھر تنظیم اہل سنت والجماعت سے وابستہ ہو کر آپ تحفظ ناموس صحابہؓ کے حق پر قربانیاں دے چکے۔

تنظیم کی طرف سے ایک رسالہ الدعوت جاری کیا جس نے آپ کی زیر ادارت رفض و الحاد کے سیلاب میں دفاع صحابہؓ کے محاذ پر بھرپور تعمیری کام کیا۔ اس سلسلے میں عملی اور مالی مشکلات برداشت کیں اور پاکستان کے شہر شہر اور قریہ قریہ میں عظمت صحابہؓ کے وہ چراغ روشن کیے جن کی تابانی کی جھلک دعوت کے صفحات میں ملے گی۔

آپ نے تحریک تنظیم اہل سنت کے قائد کی حیثیت سے ملک کے طول و عرض میں مقام صحابہؓ کا بھرپور دفاع کیا اور خصوصاً کانفرنسوں، مناظروں، تحریروں، اور تقریروں کے ذریعے ہر محاذ پر رفض و الحاد کا جم کر مقابلہ کیا اور مستحکم تنظیم قائم کی۔ ایسے مبلغ اور شاگرد تیار کیے جنہوں نے شہر شہر بستی بستی عظمت صحابہؓ کے چراغ جلائے۔ ۱۹۷۶ء میں آپ انگلستان چلے گئے اور وہاں بھی موثر رہے۔ آپ نے وہاں بھی صحابہ کرامؓ کے دفاع کا کام جاری رکھا اور باقاعدہ ایک اسلامی اکیڈمی مانچسٹر میں قائم کی جس کے آپ ڈائریکٹر منتخب ہوئے۔

آپ نے ایک عظیم محقق اور مبلغ اسلام کی حیثیت سے پورے انگلستان میں عظمت اسلام کی صدائیں بلند کیں اور مرکز اسلامک اکیڈمی مانچسٹر کے ذریعے دین اور اشاعت حق کا فریضہ سرانجام دیا۔

آپ نے رد مذاہب باطلہ میں متعدد تصانیف و مقالات تالیف کیے جن میں آثار الحدیث، عبقات، خلافت راشدہ، مطالعہ بریلویت علمی و تحقیقی تصانیف ہیں۔ آپ بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں اور یادگار علم و فضل ہیں۔

امام اہل سنت حضرت مولانا دوست محمد قریشیؒ

مولانا دوست محمد قریشی بن مولانا علی محمد بن مولوی محمد عبد اللہ قریشی قصبہ [illegible] کلاں تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان میں ۵ محرم ۱۳۳۹ھ/ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۰ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے جد امجد مولوی محمد عبد اللہ صوفی صافی بزرگ تھے اور سلسلہ چشتیہ میں صاحب توسل سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا علی محمد قریشی اپنے علاقے کے معروف خطیب و واعظ تھے۔ اسی طرح آپ کے نانا مولوی [illegible] متدین عالم باعمل تھے۔

مذکورہ بالا خاندانی پس منظر میں مولانا دوست محمد نے تعلیم و تربیت حاصل کی۔ والد ماجد کی نگرانی میں قرآن مجید حفظ کیا اور مقامی اسکول میں داخل ہوئے۔ چھٹی جماعت میں پڑھتے تھے کہ دینی تعلیم کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مولانا شیر محمد اور [illegible] محمد پیرووالی ضلع ڈیرہ غازی خان سے فارسی، ادبیات اور قواعد، نحو و صرف کی دیگر کتب میں مولانا محمد جیسے [illegible] سے پڑھیں۔ علم نحو کے لیے مولانا غلام محمد ساکن [illegible] کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔

ابتدائی دینی تعلیم کے بعد مختلف اساتذہ سے کسب فیض کے لیے [illegible] بستی [illegible] ضلع ڈیرہ غازی خان میں مولانا محمد حیات، کوٹ مٹھن میں مولانا واحد بخش، لکانی ضلع بہاولپور میں مولانا حبیب اللہؒ ملوکی اور واں بھچراں میں مولانا حسین علی اور مولانا غلام [illegible] سے [illegible]۔ آخر میں جامعہ اسلامیہ ڈابھیل گئے جہاں امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھیؒ جیسے اکابرین سے دورہ حدیث پڑھ کر ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء میں سند فضیلت حاصل کی۔

فراغ تحصیل ہو کر آپ وطن مالوف آئے اور مدرسہ انوار العلوم کی بنیاد رکھی۔ کچھ عرصہ بعد بنگلہ [illegible] نامی بستی چلے گئے۔ پھر مدرسہ مفتاح العلوم بستی اللہ بخش علاقہ جتوئی میں تدریسی فرائض انجام دیے۔ اس کے بعد مدرسہ معارف القرآن خان گڑھ میں دینی علمی کام کیا۔ پھر ۱۹۵۰ء/۱۳۶۹ھ میں آپ نے پہلی بار فریضہ حج ادا کیا۔

حج سے واپسی پر احمد پور شرقیہ منتقل ہو گئے۔ اس زمانے میں سردار احمد خان پتافی مرحوم کے حفا

اخلاص سے تنظیم اہل سنت و جماعت قائم ہو چکی تھی آپ بھی اس تنظیم میں شامل ہو گئے۔

۱۹۶۴ء کے آخر میں محمد پور شرکیہ منتقل سے کوٹ ادو منتقل ہو گئے۔ آپ کے عقیدت مندوں نے عظیم الشان نقشبندی مسجد تعمیر کی جو یہاں آپ نے اپنی دلچسپی کے سامان پیدا کیے۔ ۱۳۸۹ھ بمطابق ۱۹۶۹ء میں یہاں دارالمبلغین کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا جس میں علمائی تربیت کا انتظام تھا۔

حضرت مولانا دوست محمد قریشی سلسلہ نقشبندیہ میں مولانا عبدالمالک نقشبندی سے بیعت تھے ایک بلند پایہ عالم، مناظر کامیاب واعظ، مبلغ شیخ طریقت و اہل سنت و جماعت کے مرکزی رہنما تھے۔ آپ نے متعدد کتابیں بھی یادگار چھوڑی ہیں جن میں اہل سنت پاکٹ بک، مصباح التبلیغ عظمت صحابہ، جلاء الافہام بجلاء الاذہان، رد المطاعن، عبرائیں سنت، تعارف حق، رشد ہب، مصباح المقریں، محرب القادر، کشف حقیقت عن مسائل معرفت والطریقت، التشریح علی الصوت و وضاحت الحق وغیرہ شامل ہیں

مستقل باضابطہ کتابوں کے علاوہ تنظیم اہل سنت کے ترجمان ہفت روزہ دعوت لاہور میں آپ کے سینکڑوں مضامین طبع ہوئے۔ ہر ماہ استفسارات کے عنوان سے سوالات کے جوابات بھی لکھتے تھے

بہر حال ساری زندگی تبلیغ اسلام میں گزار دی۔ اسی سلسلہ میں سفر میں تھے کہ ۳ جمادی الاول ۱۳۹۴ھ مئی ۱۹۷۴ء کو بھکر ریلوے سٹیشن پر دورہ قلب پڑا۔ ریلوے ہسپتال بھکر میں منتقل کئے گئے مگر صحت نہ ہوئی اور وہیں جان جان آفریں کے حوالے کر دی

انا للہ و انا الیہ راجعون
اللہ تعالیٰ درجات عالیہ نصیب فرمائیں۔

دفاع صحابہؓ اور سپاہ صحابہؓ

1979ء میں ایران میں خمینی انقلاب کے بعد جب الحکومت الاسلامیہ، کشف الاسرار اور اس جیسی کفر پر مبنی کتابیں منظر عام پر آئیں جس میں تحریف قرآن کا عقیدہ، عقیدہ امامت اور صحابہ کرامؓ خصوصاً خلفائے ثلاثہؓ پر تبرا کھلے لفظوں میں کیا گیا تو ان دنوں ایک تحریک دفاع صحابہؓ جیسے میر عرب حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید نے انجمن سپاہ صحابہؓ کی بنیاد رکھی جس نے شیعیت کے جھوٹ و فریب کو چار دانگ عالم میں برہنہ کیا اور دفاع صحابہؓ پر اپنے جسموں کے خون بہا کر ایک تاریخ رقم کی جس کو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائیگا۔

حضرت جھنگوی شہید کی محنت سے علمائے اہلسنت کو دفاع سے نکال کر دشمنان صحابہؓ کو دفاع پر مجبور کر دیا اور وہ علمائے اہل سنت جو کل تک مناظروں میں خلفائے ثلاثہؓ کا ایمان ثابت کرتے تھے آج دشمنان صحابہؓ سے اس بات پر مناظرہ کرتے ہیں کہ تم اپنا ایمان قرآن سے ثابت کر کے دکھاؤ۔

ذیل میں ہم سپاہ صحابہؓ کے سرکردہ علماء و قائدین کا مختصر تعارف پیش کر رہے ہیں۔

میرِ عزیمت بانیِ سپاہ صحابہؒ

مولانا حق نواز جھنگویؒ شہید اور ان کی جدوجہد تاریخ کے آئینے میں

سپاہ صحابہ کے بانی میرِ عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید جیسی عبقری صفت شخصیت روز روز پیدا نہیں ہوا کرتیں۔ مولانا حق نواز جھنگوی شہید ان جلیل القدر مجاہدوں اور اولوالعزم اسلاف میں سے ہیں جو اپنی چند روزہ زندگی میں دینِ حنیف کی بقا اور اسکے تحفظ کیلئے اپنے آپ کو وقف کرتے ہوئے مصائب و مشکلات کی وادیوں کو عبور کر کے کفر و عیسائیت دنیا پر اور حق کو واضح کرتے ہوئے آخر کار شہادت کا تاج پہن کر جنت کو اپنا ٹھکانہ اور مسکن بنا لیتے ہیں اور بعد میں آنے والے لوگ ان شہداء کے مقدس خون کی معطر خوشبو اور فکر و نظر کی روشنی میں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی منزل کو پا لیتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے مولانا جھنگوی کو بچپن سے ہی دین کے تحفظ کیلئے کا میلان تھا اسلئے آپ کا دل شروع ہی سے مذہب کی طرف مائل تھا جس کی وجہ سے آپ کے والد نے آپ کو عالم دین بنانے کا فیصلہ کیا۔ آپ نے اپنے ماموں حافظ جان محمد سے بارہ سال کی عمر میں بہت کم عرصے میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ شروع ہی سے ذہین و فطین تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا کا حافظہ عطا فرمایا تھا آپؒ نے تجوید و قرأت کا علم حاصل کرنے کے بعد ملک کی مشہور و معروف دینی درسگاہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال سے تفسیر حدیث، فقہ، اصول فقہ منطق و فلسفہ، ادب و تاریخ صرف و نحو اور دیگر علوم حاصل کیے۔ اسکے بعد جامعہ خیر المدارس ملتان سے دورہ حدیث کر کے امتیازی نمبروں کے ساتھ سند فراغت حاصل کر کے عالم دین کے اعلیٰ منصب پر فائز ہو گئے۔ دوران تعلیم ہی آپ نے مشہور مناظر اسلام علامہ دوست محمد قریشیؒ اور حضرت مولانا عبدالستار تونسوی مدظلہ سے علم مناظرہ میں مہارت نامہ حاصل کیا اس دوران آپ خطابت میں ماہر ہو چکے تھے۔ آپ علوم دینیہ سے فراغت کے بعد ملتان سے جھنگ محلہ پیپلیانوالہ کی مسجد (موجودہ حق نواز شہید مسجد) میں بطور خطیب تشریف لائے۔

آپ کی تقریریں عقائد و نظریات کی اصلاح، رد کفر و شرک، ضلالت و گمراہی اور رسوم و رواج کیخلاف

ہوتی۔ علمی وجاہت، دلائل و براہین، جرات و بہادری سے مزین سحر انگیز خطابات وسعت مطالعہ اور بے پناہ صلاحیتوں اور خوبیوں کی وجہ سے پڑھے لکھے اور باشعور نوجوانوں کا حلقہ دیوانہ وار آپ کے گرد جمع ہونے لگا مولانا حق نواز جو عمل پر یقین رکھتے تھے وہ گفتار کے بجائے کردار کے غازی تھے۔ جھنگ کے مخصوص مذہبی حالات جاگیرداروں وڈیروں اور لٹیروں کے مظالم کو دیکھتے ہوئے آپ نے مظلوم سنی عوام کی حمایت اور سنی حقوق کے تحفظ کیلئے جاگیرداروں اور وڈیروں سمیت تمام استحصالی قوتوں سے ٹکرانے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے آپ نے سرفروش نوجوانوں پر مشتمل تنظیم سپاہ صحابہ کی بنیاد رکھی جو انکے خلوص اور قربانیوں اور شہداء کے مقدس خون کی بدولت آج ملک کی سب سے بڑی تنظیم اور عوامی جماعت بن چکی ہے جس میں تمام مسلم مکاتب فکر کے افراد فرقہ واریت کے خاتمے اور کفر کے خلاف متحدہ منظم نظر آتے ہیں سپاہ صحابہ کی بنیاد رکھتے ہی آپ کا عزیمت کے راستے پر سفر شروع ہو جاتا ہے۔ مصائب ومشکلات اور تکالیف وآلام کی گھٹائیں منہ کھولے آپ کی طرف بڑھنے لگیں۔ اپنے اور بیگانے مخالفوں کی صفوں میں کھڑے نظر آنے لگے ہر طرف شر و ظلم کی تاریکی پھیلی تھی ایسے حالات اور ماحول میں سنی حقوق اور مظلوم عوام کی حمایت میں آواز حق بلند کرنا موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ لیکن اس درویش صفت مرد مجاہد نے انتہائی خلوص و للہیت کے ساتھ بغیر کسی دنیاوی وسائل واسباب کے ارب پتی وڈیروں اور جاگیرداروں کے خلاف علم جہاد بلند کر دیا۔

مولانا حق نواز جھنگوی کی جرات و بہادری بے خوفی اور بے باکی درویش صفتی دیکھ کر لوگ دیوانہ وار پروانوں کی طرح آپ کے گرد جمع ہونے لگے مظلوم عوام کو مولانا حق نواز جھنگوی کی صورت میں نجات دہندہ اور مسیحا مل چکا تھا۔ ایک مسجد کے خطیب اور درویش صفت انسان کا سرمایہ داروں کے مقابلے میں ایمان وعقائد اور دلائل ونظریات کی دولت سے مسلح ہو کر یوں تن تنہا میدان عمل میں نکلنے سے عوام حیران اور تمام باطل قوتیں پریشان دکھائی دینے لگیں۔ لوگوں نے حیران ہو کر کہا کہ یہ غریب کسان کا بیٹا جدید علوم سے بے بہرہ، طوفانی جذبات میں بہنے والا، میدان سیاست میں نووارد، فلسفہ جمہوریت سے عاری شخص کیوں موثر رہ سکیں، رائے عامہ پر اثر انداز ہونے والے مشہور و معروف صحافیوں سے علیک سلیک جس کے پاس نہ مال و دولت کی

فروغ نہیں دے سکتا جاگیرداروں، وڈیروں سے مظلوم غریب عوام کو کیسے آزاد کروائے گا؟ باطل قوتوں کا راستہ کیسے روکے گا؟ اور پھر چشم فلک اور اہل نظر نے دیکھا کہ ان جدید علوم سے نابلد فقط مولوی نے وقت کے فرعونوں کو ایسا للکارا کہ جس سے ان کی کمین گاہیں اور تار و پود بکھر کر رہ گئے۔ کفر کے فلک بوس محلات اس کی یلغار سے زمین بوس ہوتے ہوئے نظر آنے لگے۔

مولانا حق نواز جھنگوی لالچ و طمع، خود غرضی، مال و دولت، شہرت و ناموری نام کی چیز سے نا آشنا تھے۔ مصلحت، منافقت سمجھتے، مفاد پرستی، خوف و ڈر نام کا کوئی لفظ ان کی لغت میں نہیں تھا آپ کی زندگی اتنی سادہ تھی کہ ایک عقیدت مند کی سادگی پر پیار آنے لگتا اور وہ عجیب شان بے نیازی اور بے خوف طبیعت کے مالک تھے کہ ان کو موت سے بھی خوف نہ آتا تھا۔

مولانا حق نواز جھنگوی پیشہ ور مقرر و خطیب کے بجائے صاف اور حق گو انسان تھے۔ وہ حق بات کو بغیر کسی مصلحت اور لگی لپٹی کے بغیر بے خوف ہو کر بڑی جرأت اور خوبصورتی کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کرتے تھے ان کی یہی ادا عوام کو بڑی پسند تھی۔

حضور ﷺ، صحابہ کرامؓ و اہل بیت و ازواج مطہرات کے ساتھ والہانہ عقیدت و محبت آپ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، جس کی وجہ سے ان کا اندر حضرات صحابہؓ کے دشمنوں سے حد درجہ متنفر تھا آپ فرقہ واریت کے سب سے بڑے دشمن اور اتحاد بین المسلمین کے عظیم علمبردار تھے اسی وجہ سے انہوں نے سامراج کے خداؤں سے تمام مسلم مکاتب فکر کو کفر کے خلاف سپاہ صحابہ کے پرچم تلے جمع کر دیا۔

مولانا حق نواز جھنگوی جب اپنے مخصوص انداز اور پرسوز آواز میں عظمت صحابہ کو بیان کرتے ہوئے دشمنان صحابہؓ کے باطل عقائد و نظریات کو بے نقاب کرتے ہوئے اپنے احساسات و جذبات کو کھل کر اور رعب کے ساتھ اظہار کرتے تو وہ غیرت فاروقیؓ کی مکمل تصویر دکھائی دیتے اس وقت یہ محسوس ہوتا کہ مولانا جھنگوی کے جسم میں خون نہیں آگ دوڑ رہی ہے اور منہ سے الفاظ نہیں شعلے نکل کر کفر کے ایوانوں کو جلا کر بھسم کرتے چلے جا رہے ہیں مشکل سے مشکل الفاظ بھی بڑی خوبصورتی و تسلسل اور روانی کے ساتھ تیغ بے نیام کی طرح ایک خاص ترتیب و انداز سے آپ کے منہ سے ادا ہوتے چلے جاتے اور جب اس تقریر پر اپنے موقف

دشمن دین حق میں وہ باطل قوتوں کے گھر بڑی بڑی جرأت اور جوانمردی کے ساتھ قرآن و احادیث سے دلائل و براہین کے انبار لگاتے چلے جاتے تو لوگ دیکھنے اور سننے والوں کی قوت استدلال پر حیران و انگشت بدنداں رہ جاتا پھر ان کی آواز حق پورے ملک میں ہر طرف پھیلنے لگی جس کی وجہ سے حکمران بھی چونک اٹھے اور باطل قوتیں پریشان و مضطرب ہونے لگیں تو پھر باطل قوتوں نے اپنے مکروہ چہرے و باطل عقائد و نظریات پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے وجود پر ظلم و تشدد کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔

ظلم و تشدد کے تمام حربے و ہتھکنڈے استعمال کیے گئے۔ کبھی دار و رسن [illegible] کے چھینا گیا قید خانوں میں دھکیلا گیا، جیل کی کال کوٹھڑیاں آپ کا مسکن رہیں ہتھکڑیاں اور بیڑیاں آپ کے دست و پا کو چومتی رہیں موت آپ کے گرد و پیش گھومتی رہی، جھوٹے قتل کے جھوٹے مقدمات میں پھنسا کر جیل [illegible] کیا جاتا اور آپ کی آواز حق کا چراغ گل کرنے کیلئے قاتلانہ حملے کرائے گئے [illegible] ان مظالم کے باوجود آواز حق دبائی نہ جا سکی، ان کی ترغیب و تحریص بھی توڑ [illegible] جیسے فرعونی ہتھکنڈے [illegible] پروپیگنڈے [illegible] منتشر [illegible] عقل و خرد سے عاری و حکمت و دانائی سے خالی ہو۔

حکمرانوں نے آپ کو فسادی و تخریب کار اور دہشت گرد کے القابات سے نوازتے ہوئے قانون شکن کہا آپ پر [illegible] مقدمات قائم ہوئے تھے۔ مولانا حق نواز شہید نے کہا کہ میں ناموس صحابہ و اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تحفظ اور ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے تقدس کا تحفظ پوری جرأت و بہادری سے [illegible] کروں گا اگر سیدہ کے مقدس نام پر ان کو مسند [illegible] کی قربانی دے کر حاصل کئے گئے [illegible] عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دوپٹے کے دفاع کا نام [illegible] دہشت گردی و تخریب کاری و فساد ہے تو میں اس کا اقرار کرتا ہوں اور اس مقدس مشن کے راستے میں رکاوٹ بننے والے قانون و ضابطے اور پابندیاں توڑ دوں گا [illegible] آئندہ بھی توڑتا رہوں گا سر تسلیم خم نہیں کروں گا یہ صرف زبانی جمع خرچ یا [illegible] خوش خطابت نہیں تھا بلکہ دنیا جانتی ہے کہ مولانا حق نواز جھنگوی نے ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ازواج مطہرات کے تقدس کے دفاع کیلئے فرنگی قوانین کی دھجیاں بکھیر دیں، پابندیوں کے پرخچے اڑا دیے آخر کار اسلام دشمن قوتوں نے

فیصلہ دیا کہ آپ کو مقدمات، مشکلات، دھونس اور مخالفتوں کا ... جبر کا کر اس میں ثبوت دیا جائے مگر عظمت برسی کے اس عظیم فرزند نے کس صبر، استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حالات کے ان مخالفت کی پتہ تو برداشت کر لی مگر مردوں کی فرعونی دیوں سے جوڑ توڑ یا مصلحت پر آمادہ نہ ہوئے۔

لوگوں نے دیکھا کہ جونہی مولانا حق نواز جھنگوی کیلئے حالات تنگ ہوئے، مقدمات، جیلیں، ملامت طعنے، بیڑیاں، ہتھکڑیاں، اور موج در موج کے بدھوں ... کسی کام ... وہ رنج دیا گیا تھا مولانا حق نواز جھنگوی کی غیرت ایمانی اور دلو عشری کی وجہ سے وہ آپ کیلئے گل گلزار بن گئی۔ جب مولانا ... حقیقت یہی تھی کہ وہ بے رحمانہ سب سے مشکل یہ کلمہ حق بلند کریں اور اس کلمہ حق کی پاداش میں بڑی سے بڑی مصیبت کو گلے لگائیں۔ مہینوں جیل میں رہنے، درجنوں مقدمات میں الجھے ہوئے اور ہر قسم کی مخالفتوں کے باوجود آپ کو یہ رہے کہ مشکل ہیں۔ اور اس کلمہ حق کے ظہور میں کوئی کاوش ہونے کے بجائے مدت کا احساس ہونے لگا۔ مولانا حق نواز کے حق کا وہ کلمہ جس کے اظہار سے اپنی زندگی کا مینار بنا تھا ان کو آخر وقت تک وردِ زبان رہا۔ مولانا جھنگوی نے ہر کی ... پیٹ کے پیچھے پر دشمنانِ صحابہؓ کو دعوت مباہلہ دی وہ علم کے میدان میں ان کو چیلنج کرتے رہے کہ ہائیکورٹ و سپریم کورٹ یا قومی اسمبلی میں میرے موقف کو جھوٹا ثابت کر دو، دلیل کا جواب دلیل سے دو کہ حق و باطل میں بنا جا سکتا ہے ورنہ کس طرح باطل و حق دور کیا جا سکتا ہے اگر تم حق پر ہو اور میں باطل پر ہوں تو ... میدان میں آؤ ... کی دعوت کو قبول کرنا باطل قوتوں کیلئے ... باطل عقائد و نظریات بے نقاب ہوتے ہوئے ... ان کی دعوت مباہلہ کو قبول کرنے اور دلیل کا جواب دلیل سے دینے کے بجائے گولی سے دیا گیا اور اسلام دشمن قوتوں نے بین الاقوامی سازش کے تحت 22 فروری 1990ء کو مولانا حق نواز جھنگوی کو ان کے گھر کی دہلیز پر گولی مار کر شہید کر دیا گیا

فنا فی اللہ کی تہ میں بقاء کا راز مضمر ہے
جسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا۔

جرنیل ادب سپاہ صحابہؓ مولانا ایثار القاسمی شہید

یوں تو ہر انسان اس دنیا میں آیا ہے اور ایک مقررہ وقت پر اس نے چلا جانا ہے لیکن وہ کتنے خوش قسمت اور عظیم انسان ہوتے ہیں جو اپنی مختصر سی زندگی میں ہزاروں لوگوں کو راہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتے اور مردہ ضمیروں کو بیدار کرنے کا سبب بن جاتے ہیں۔ ایسے لوگ آنے والے انسانوں کے لئے مشعل راہ بن جاتے ہیں اور پھر اس مقدس مشن پر خود اپنی قیمتی جان کا نذرانہ پیش کرکے شہادت کا تاج پہن کر حیات جاوداں پا لیتے ہیں اور بعد میں آنے والے انسان شاہراہ منزل تک پہنچنے کیلئے ان کی درخشاں زندگیوں کو مشعل راہ بنا لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق پاتے ہیں۔ مولانا ایثار القاسمی بھی انہی خوش نصیب اور عظیم انسانوں میں سے ایک تھے مولانا ایثار الحق 3 اکتوبر 1964ء تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں مولانا عبد المجید کے گھر پیدا ہوئے۔ 1973ء میں آپ کے والدین سمندری چھوڑ کر لاہور منتقل ہو گئے۔ مولانا شہید نے ابتدائی تعلیم گھر پر لاہور میں حاصل کی آپ کا دل دینی تعلیم کی طرف مائل تھا کیونکہ قدرت نے آپ سے ناموس صحابہؓ کے تحفظ اور ازواج مطہرات کے تقدس کے دفاع کے لیے کام لینا تھا اس لئے آپ کی خواہش پر آپ کو جامعہ مدنیہ لاہور میں داخل کرا دیا گیا۔ جہاں آپ نے قرآن پاک حفظ کرنے کے علاوہ تجوید قرآن کی سند بھی حاصل کی اس کے بعد آپ نے [illegible] اور جامعہ عثمانیہ لاہور میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالعلیم قاسمی سے درس نظامی کی کتب پڑھیں۔

مولانا ایثار القاسمی شہید نے جھنگ کی سرزمین پر اس وقت قدم رکھا جب مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کے بعد شہر میں ہر طرف گولیوں کی بوچھاڑ تھی۔ کلاشنکوف چل رہی تھیں بم دھماکے ہو رہے تھے، مظلوم سنیوں پر جبر کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے قاسمی میدان کارزار میں جرأت و استقامت کا پہاڑ بن کر شہر کا غم اپنے سینے میں سمیٹتے چلے گئے۔ یہ وہ وقت تھا جب بانی سپاہ صحابہ مولانا حق نواز کو شہید کر دیا گیا۔

6 جون 1990ء آپ سپاہ صحابہ کے نائب سرپرست اعلیٰ بنے اور مسجد حق نواز شہید میں خطابت کا

آغاز فرمایا۔ آپ کی خطابت میں مولانا حق نواز شہید کی خطابت کا رنگ جھلکتا تھا۔ وہی لب و لہجہ، وہی گرج اور وہی طرز استدلال تھا۔ آپ مولانا حق نواز کے صحیح وارث ثابت ہوئے یہی وجہ ہے کہ سامعین آپ کا خطاب سن کا نعرہ لگاتے تھے۔

قاسمی تیرے روپ میں جھنگوی کی تصویر ہے

جھنگ کی سرزمین پر ایک بار پھر مولانا جھنگوی کے مشن کی خوشبو پھیلنے لگی۔ کارکن پروانوں کی صورت میں دیوانہ وار آپ کے گرد جمع ہونے لگے۔ آپ نے اہل جھنگ کے غم کو اس طرح اپنے سینے میں سمیٹ لیا کہ مولانا حق نواز شہید کی جدائی کا احساس تک نہ ہونے دیا۔

6 اگست 1990ء کو صدر غلام اسحق خان نے بے نظیر حکومت کو ختم کر کے الیکشن کا اعلان کر دیا 16 اگست لاہور میں سپاہ صحابہؓ کی مرکزی مجلس شوریٰ و عاملہ نے مولانا ایثار القاسمی کو جھنگ کی قومی اور صوبائی دونوں سیٹوں سے الیکشن لڑوانے کا فیصلہ کیا۔ اسلامی جمہوری اتحاد نے جھنگ میں سپاہ صحابہ کی مقبولیت اور یقینی کامیابی دیکھتے ہوئے مولانا ایثار القاسمی کو جمعیت علماء اسلام (س) کے کوٹے سے قومی اسمبلی کا ٹکٹ جاری کیا جبکہ صوبائی سیٹ پر آزاد حیثیت سے لڑنے کا فیصلہ ہوا۔

اہل جھنگ نے جس جوش و جذبہ سے آپ کی انتخابی مہم میں حصہ لیا اس کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ 24 اکتوبر 1990ء کا دن جھنگ کے مظلوم عوام کے لئے عرصہ دراز کے بعد خوشیوں کا پیغام لایا اور جھنگوی شہید کی مسند کا وارث 60 ہزار 9 سو 14 ووٹ لے کر بیگ جاگیردار امیدوار کو شکست سے دوچار کر کے ملک کی قانون ساز اسمبلی کا رکن بن گیا اور جھنگ کی فضاء نعرہ تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھی۔

27 اکتوبر 1990ء کو صوبائی اسمبلی کے انتخاب کے موقع پر مولانا قاسمی شہید جھنگ کے مشہور پیشہ ور سیاست دان شیخ محمد اقبال کو 15 ہزار ووٹوں سے شکست دے کر صوبائی اسمبلی کے ممبر بن گئے۔

مولانا قاسمی کی کامیابی کی خبر جہاں مظلوم مسلمانوں کے لئے باعث مسرت تھی وہاں جاگیرداروں جھنگ کے بیٹھے گھروں میں صف ماتم کرنے کے لیے کافی تھی۔ دشمن اپنی عبرتناک شکست کا صدمہ برداشت نہ کرتے ہوئے مقامی کاروائیوں پر اتر آیا اور سپاہ صحابہ کے کارکنوں کو ستم کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔

11 دسمبر کو سپاہ صحابہ کا عظیم مجاہد محمد منیر ڈسٹرکٹ دکان پر بیٹھا تھا کہ غنڈوں نے شہید کر دیا۔ ظالم مزید آگے بڑھے سپاہ صحابہ کے سرگرم کارکن محمد امجد کو الیکٹریشن کی دکان پر کلاشنکوف کے برسٹ مار کر شہید کر دیا۔

11 ستمبر جھنگ ہی سے 20 سالہ محمد آصف جو 6 بہنوں کا اکلوتا بھائی اور بوڑھے والدین کا سہارا تھا شہید کر دیا گیا۔ 31 دسمبر 1990 کو مولانا ایثار القاسمی کو صدارتی تقریر پر اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ حسب سابق ایوان کی پریس گیلری میں متعدد ملکی اور غیر ملکی اخبارات کے نمائندے موجود تھے۔ ایثار القاسمی مولانا حق نواز شہید کے خواب کی تعبیر بن کر ایوان میں پہنچے تھے۔ آپ کو ایوان میں سب سے کم عمر ممبر ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔ پورے ایوان کی نظریں آپ پر تھیں ہر کوئی یہ دیکھنا چاہتا تھا۔ جھنگ کے جاگیرداروں کا غرور خاک میں ملانے والا یہ مولوی اپنے خیالات کیسے بیان کرے گا۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ منبر و محراب میں عوام کے جذبات پر حاوی ہونا آسان ہے۔ ایوان میں ملک کا باشعور طبقہ موجود ہے مولوی کی ناتجربہ کاری ان کیلئے مسائل پیدا کرے گی۔ مولانا قاسمی نے نہ صرف تمام وہم غلط ثابت کر دیے بلکہ دو گھنٹے تک ایسی حیرت افروز تقریر کی کہ تمام ششدر رہ گئے۔

مولانا ایثار القاسمی شہید نے ایوان میں خطبہ تلاوت کے بعد بلا تکلف اور بے دھڑک تقریر میں صدر کے خطاب پر اظہار خیال کرنے کے علاوہ شریعت بل کی اہمیت پیپلز پارٹی نے سابق پونے 2 سال حکومت کی فریب کاریوں، جمہوری اتحاد کی موجودہ حکومت کے فرائض اور بے روزگاری، مہنگائی جیسے مسائل پر گفتگو کی اور ساتھ ہی ہمسایہ ملک کی پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی مذمت اور اپنے قتل کی سازش کا انکشاف اور موت سے بے خوفی کا اظہار کرنے کے بعد جھنگ کے مسائل اور مظلوم عوام کا سارا مقدمہ اسمبلی کے سامنے رکھا۔

مولانا قاسمی شہید نے واضح کیا کہ ہم ملک کے اندر اصحاب رسول کے تقدس کا دفاع چاہتے ہیں نبی کریم کی ختم نبوت کا تحفظ چاہتے ہیں اور ہم ان شاء اللہ العزیز پرامن طریقے سے اپنے مشن کو پورا کریں گے۔ یہ قتل کی دھمکیاں ہماری راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتیں۔

مولانا ایثار القاسمی ایم این اے ہونے کے باوجود رات کی تاریکی میں جھنگ شہر کی تنگ و تاریک گلیوں میں خود پہرہ دیا کرتے تھے۔ آج کا کوئی لیڈر اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ قاسمی شہید زندگی کے آخری ایام میں فاروق اعظم کی سنت زندہ کر گئے۔ رات کی تاریکی میں ایک عورت اپنا بچہ اٹھائے جھنگ صدر جا رہی تھی۔ قاسمی پوچھتے ہیں ماں کدھر جا رہی ہو تمہیں علم نہیں یہاں اس وقت گھر سے نکلنا خطرے سے خالی نہیں۔ وہ کہتی ہے بچہ بیمار ہے کسی ڈاکٹر سے دوائی لینے جا رہی ہوں۔ قاسمی شہید اسے اپنی گاڑی میں بٹھا کر دوائی دلواتے ہیں اور واپس اسے گھر پہنچا دیتے ہیں تو فاروق اعظم کا دور یاد آ جاتا ہے۔

4 جنوری 1991ء کو عبید شہید جو کہ دہشت گردی کا نشانہ بنا تھا اس کے جنازے سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا دوستو حق نواز کی شہادت کے بعد جنازے اٹھا اٹھا کر تھک گیا ہوں۔ مجھے اندازہ نہ تھا مشن صحابہ کے راستے میں اتنے جنازے نظر آتے تو شاید میں یہ جذبات کنٹرول نہ کر سکتا۔ دشمن یہ سمجھتا ہے ہم جیل سے ڈر جائیں گے۔ صحابہ کے تقدس کا مشن چھوڑ دیں گے۔ میں اس رب پر بھروسہ کرتے کہتا ہوں جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے لیکن صحابہ کرام کے مشن سے غداری نہیں کریں گے۔

5 جنوری 1991ء کمسن کارکن شکیل احمد کو شہید کر دیا گیا۔ شکیل کے جنازے کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا میں اہل سنت کے جنازے اٹھا اٹھا کر تھک گیا ہوں۔ جھنگ کے نوجوانو اب میری زندگی میں تمہیں کسی کارکن کا جنازہ نہیں اٹھانا پڑے گا۔ میں کسی کارکن کی شہادت سے پہلے خود شہادت نوش کرنا بہتر سمجھتا ہوں۔

10 جنوری 1991ء کو ضمنی الیکشن ہو رہے تھے لوگ ووٹ کی پرچیوں کی صورت میں حق و باطل کا معرکہ جیتنے کے لئے صبح پولنگ اسٹیشنوں پر بڑے جوش و جذبہ سے جا رہے تھے کسی کو یہ نہیں پتا تھا کہ آج ہم سے صحابہ کا عاشق جدا ہونے والا ہے۔ مولانا مختلف اسٹیشنوں سے ہوتے ہوئے ایک جگہ پولنگ سٹیشن پر پہنچے ابھی گاڑی رکی ہی تھی کہ حملہ آوروں نے ایثار القاسمی پر فائرنگ کر دی۔ مولانا فائرنگ کی زد میں آ گئے۔ ایثار القاسمی نے شہادت کا رتبہ پایا۔ تڑپ تڑپ کر شہادت کی دعائیں کرنے والا تڑپا تڑپا کر شہید کر دیا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مؤرخ اسلام مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید

نام ضیاء الرحمٰن فاروقی

ولادت باسعادت

۱۹۵۳ء کا سال پاکستان کی مذہبی تاریخ میں پہلی تحریک ختم نبوت کے سال کے طور پر مشہور ہے تحریک کے عین عروج کے دور میں جبکہ مولانا محمد علی جالندھری تحریک ہی کے سلسلے میں گرفتار ہو کر ملتان جیل میں قید کر دیے گئے تھے ۳ مارچ کو آپ کی اہلیہ کے بطن سے بستی ربیروالہ میں ضیاء الرحمن فاروقی کی پیدائش ہوئی

ابتدائی تعلیم

۱۹۵۸ء میں آپ کو آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کے ماموں کے پاس بستی سرہیہ ضلع خانیوال کے اسکول میں داخل کرا دیا ۱۹۶۳ء میں پرائمری کا امتحان پاس کیا اسی سال ۱۹۶۳ء میں والد ماجد مولانا محمد علی جا صاحب نے آپ کو سکول کی تعلیم چھڑوا کر جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں شعبہ حفظ میں داخلہ کروا دیا۔

تکمیل درس نظامی

۱۹۷۵ء میں آپ نے جامعہ خیر المدارس ملتان میں دورہ حدیث شریف کی تعلیم کیلئے داخلہ لیا یہاں آپ نے حضرت مولانا محمد شریف جالندھری سے بخاری شریف پڑھی ابوداؤد شریف مفتی اعظم مفتی عبدالستار صاحب مسلم شریف مولانا محمد صدیق صاحب سے پڑھی۔ دیگر اساتذہ میں شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب جن سے گلستان پڑھی مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی مولانا انعام الرسول صاحب مفتی مقبول احمد صاحب مولانا منظور احمد صاحب مولانا عبد المجید لدھیانوی صاحب۔

گرفتاریاں

تقریباً دس مرتبہ ہوئیں۔

سپاہ صحابہ میں شمولیت

۱۰ فروری ۱۹۸۷ء کو جھنگ میں آل پاکستان دفاع صحابہ کانفرنس کے موقع پر مردوں کے مجمعے میں شمولیت کا

اعلان کیا۔

سپاہ صحابہ کی سرپرستی

مارچ ۱۹۹۰ کو سپاہ صحابہ کا سرپرست بنایا گیا۔

فاروقی شہید بحیثیت صاحب قلم

فاروقی شہید کے قلم سے ہزاروں صفحات تحریر ہوئے۔ ہم صرف تصانیف کے نام لکھنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

تذکرہ مفتی محمود ۲ ہم اور ہمارا ۳ مقدمہ تاریخ کا ڈپو ۴ تحریک خلافت مصطفیٰ ۵ خمینی ازم اور اسلام ۶ اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت

۷ علماء دیوبند کا تعارف اور خدمات ۸ تحریک آزادی ہند کے نامور سپوت

۹ یورپ کے سنگین جرائم ۱۰ شیخ عبدالقادر جیلانی ۱۱ فیصل کا روشن تارہ

۱۲ کتنے دیوان پر پابندی کیوں ۱۳ خلافت راشدہ دستوری ۱۴ محمد اصحاب رسول ۱۵ مسلم پارلیمنٹ کے نام ۱۶ سپاہ صحابہ کیا چاہتی ہے ۱۷ گستاخ صحابہ کی شرعی سزا ۱۸ سپاہ صحابہ کا نصب العین اور تقاضے ۱۹ خلافت اور حکومت ۲۰ شیعہ اور مسلمانوں کا بنیادی فرق ۲۱ تاریخی دستاویز ۲۲ شیعہ سے امت مسلمہ کا اصل اختلاف ۲۳ رسالت ۲۴ صحابہ کرام ۲۵ مجبوراً ہیں ۲۶ کام کیسے کریں ۲۷ اسلام اور شیعہ مذہب کا تقابلی جائزہ ۲۸ ہورنگ ۲۹ سپاہ صحابہ میں ہر مسلمان کی شمولیت کیوں ضروری ہے؟ ۳۰ کیا خمینی کو عالمی ہیرو قرار دیا جا سکتا ہے۔ ۳۱ حضرت امام مہدی ۳۲ تعلیمات رسول ۳۳ خلافت و ریڈ ۳۴ طلوع سحر ۳۵ پھروں قید و قفس

کے علاوہ کئی جلدوں میں مختلف عنوانات سے خطبات چھپ کر مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

شہادت ۸ جنوری ۱۹۹۱ کو ماہ رمضان میں روزے کی حالت میں سازش کے ذریعے خالق حقیقی سے جا ملے۔

شہید لالہ رخ علامہ شعیب ندیم شہید

نام و ولادت

جون 1966 میں عبدالعزیز کے ہاں ایک بچے کی ولادت ہوئی اہل خانہ سے تعلق ہونے سے [illegible] کی نسبت سے محمد شعیب رکھا۔

بچپن اور تعلیم

محمد شعیب بچپن ہی سے بہت حساس واقع ہوئے تھے۔ والدین نے تعلیم میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور گاؤں کے سکول میں داخل کروا دیا۔ ابتدائی تعلیم حاصل کی اور میٹرک کا امتحان ۱۹۸۲ میں راولپنڈی تعلیمی بورڈ سے امتیازی نمبروں سے پاس کیا ۱۹۸۴ میں ایف اے کیا اس کے بعد تعلیم کا سلسلہ جاری رہا اور ۱۹۹۶ میں پنجاب یونیورسٹی سے گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔

درس نظامی

ابتدائی کتب لالہ رخ واہ کینٹ میں اور کچھ عرصہ اشاعت القرآن اٹک میں شیخ الحدیث مولانا قدیر صاحب اور مولانا قاری رحمت سے کسب فیض کیا۔

سپاہ صحابہ میں شمولیت

۱۹۸۶ میں واہ کینٹ میں جنرل سیکرٹری کی ذمہ داری حضرت جھنگوی شہید نے مولانا کے کندھوں پر ڈالی اور اس کے بعد مختلف عہدوں پر فائز رہے اور مرکزی ڈپٹی سیکرٹری بھی رہے۔

گرفتاریاں

مختلف اوقات میں ۸ مرتبہ گرفتار ہوئے۔

قاتلانہ حملے

مختلف اوقات میں ۹ قاتلانہ حملے ہوئے جس میں سے آخری جان لیوا ثابت ہوا۔

شہادت

[illegible] میں ۳ ستمبر ۱۹۹۸ء بروز سوموار دن تین بجے اسلام آباد کی مصروف ومعروف شاہراہ پر عالمی سازش کا شکار ہوئے۔

(تفصیل کیلئے ملاحظہ کریں شہیدا سرخ سے لاہور تک)

خطیب ایشیا و یورپ حضرت مولانا ضیاء القاسمیؒ

آپ ۱۹۳۷ء کو ریاست مالیر کوٹلہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم مولانا عبدالرحیم صاحبؒ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری کے شاگرد، علم وعمل میں یکتائے روزگار، صاحب نسبت بزرگ تھے۔ وہ ریاست مالیر کوٹلہ میں خطیب و امام تھے پھر ہجرت کر کے ضلع جھنگ میں رہائش پذیر ہوئے۔ آپ نے تقسیم ہند تک سکول میں چار جماعتیں پڑھیں تھیں کہ والد گرامی کے ساتھ فیصل آباد آ گئے یہاں دینی تعلیم کے لئے مدرسہ اشاعت العلوم فیصل آباد میں داخل ہوئے اور تمام ابتدائی درس نظامی اسی مدرسہ میں رہ کر نو سال تک پڑھیں۔ پھر ایک سال جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں رہ کر تمام متداول کتب مکمل کیں اور وہاں پوزیشن حاصل کی۔ دورہ حدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں پڑھا۔ اساتذہ میں حضرت مولانا عبدالخالق شجاع آبادیؒ حضرت علامہ محمد شریف کشمیری اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ قابل ذکر ہیں۔

دورہ حدیث ۱۹۵۲ء میں پڑھ کر آپ دیوبند گئے اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ سے بیعت ہوئے وہیں سے آپ دینی تبلیغی خدمات میں مصروف ہو گئے۔ منکرین ختم نبوت، منکرین حدیث اور عائلی قوانین کے خلاف تحریکات میں آپ نے سرگرمی سے حصہ لیا اور ایوب دور حکومت میں چھ ماہ نظر بند رہے۔ بعد ازاں شورش کاشمیری مولانا غلام اللہ خان اور دیگر علماء کی رہائی کے سلسلہ میں زبردست تحریک چلائی تو آپ پیش پیش تھے اور اس جرم میں کئی مرتبہ قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔

اسی طرح اہل بدعت کی طرف سے شرک وبدعت کا طوفان کھڑا کیا گیا تو اس کی سرکوبی کیلئے آپ

سے مولانا غلام اللہ خان، مولانا محمد علی جالندھری حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ مولانا لال حسین اختر، سید ابوالحسن بخاری اور شورش کاشمیری جیسے علماء اسلام کی حمایت سے ایک زبردست تحریک چلائی اہل بدعت کو شکست فاش ہوئی اور آپ کی تحریک کامیاب رہی۔

آپ چند سال جمعیت علماء اسلام سے بھی وابستہ رہے۔ اسی طرح تنظیم اہل سنت کے ناظم اعلیٰ بھی رہے۔ پھر تحریک تحفظ ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفےٰ میں بھرپور حصہ لیا آخر میں سپاہ صحابہؓ کے سرپرست منتخب ہوئے اور جامعہ قاسمیہ فیصل آباد کے آپ مہتمم رہے۔ انٹرنیشنل کیڈمی ختم نبوت کے مدیر اعلیٰ اور جامع مسجد غلام آباد کالونی فیصل آباد کے خطیب بھی رہے جو توحید و سنت کا مرکز ہے۔ آخر وقت تک سپریم کونسل سپاہ صحابہ کے چیئرمین رہے اور زندگی کے تمام لمحات تحفظ ناموس رسول ﷺ واصحابؓ کے لیے وقف کیے ہوئے تھے اور یہی آپ کی زندگی کا اصل مشن تھا متعدد کتب بھی آپ نے تصنیف کی ہیں جن میں مقالات قاسمی علمی شاہکار ہے۔

جبل استقامت جرنیل سپاہ صحابہؓ حضرت مولانا اعظم طارق شہید

ولادت باسعادت جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق شہید شوال ۳۸۰ھ مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۶ بروز منگل صبح چک نمبر 111/7R تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال میں حاجی فتح محمد صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔

تعلیم 1983 میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے دورہ حدیث مکمل کیا

مشہور اساتذہ کرام

مفتی ولی حسن ٹونکی صاحب، مولانا محمد ادریس صاحب، مولانا بدیع الزمان صاحب، مولانا سید مصباح اللہ شاہ صاحب، مولانا منظور احمد مینگل صاحبؒ

حضرت جھنگوی شہیدؒ 1986 میں کراچی آمد کے موقع پر سپاہ صحابہ جماعت میں شمولیت اختیار کی۔

ذمہ داریاں

سپاہ صحابہؓ میں شمولیت

ڈویژنل جنرل سیکرٹری سے مرکزی صدارت تک

قاتلانہ حملے زندگی میں کل پانچ قاتلانہ حملے ہوئے آخری حملہ جان لیوا ثابت ہوا۔

گرفتاریاں

سنت یوسفی پر عمل کرتے ہوئے زندگی کی دہائیاں اسیری کی صورت میں گزاریں۔

رکن اسمبلی

۳ مرتبہ قومی ایک مرتبہ صوبائی اسمبلی کے ممبر رہے۔ مولانا کو یہ اعزاز حاصل ہے جیل میں رہ کر قومی اسمبلی کا سیٹ جیتا۔

تصنیفات

میر حرم کیوں ہے ٹوٹ گئی۔ زنجیر، خطبات جیل مذکورہ کتابیں جیل میں ہی تصنیف کیں۔

اسکے علاوہ مولانا کی زندگی اور خطبات پر مشتمل کئی کتابیں چھپ کر منظر عام پر آچکی ہیں۔

شہادت

6 اکتوبر 2003 کو اسلام آباد میں پارلیمنٹ جاتے ہوئے سیاسی سازش کا شکار ہو کر جام شہادت نوش فرمایا۔

تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں (حیات اعظم طارق شہید)

قارئین کرام!

جہاں دفاع صحابہؓ کیلئے علماء دیوبند نے تحریکی اور اجتماعی صورت میں خدمات انجام دیں وہیں انفرادی حیثیت سے بھی علماء دیوبند نے خدمات انجام دیں جن میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب، حضرت مولانا محمد نافع صاحب حضرت مولانا مہر محمد میانوالی صاحب قابل ذکر اور نمایاں ہیں۔

اب مذکورہ حضرات کے ہمیں حالات دستیاب ہوئے ہیں وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ

آپ پاکستان میں ممتاز فضلاء دیوبند میں سے تھے۔ ابتدائی تعلیم پنجاب کے مختلف مدارس عربیہ سے حاصل کی۔ پھر دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لیا۔ متنبی وغیرہ شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی امروہویؒ سے ۱۳۵۷ھ میں پڑھیں۔ پہلے سال ۱۳۵۷ھ میں شرح عقائد حضرت مولانا نافع گل صاحب سے پڑھی اور مختصر معانی اور مشکوٰۃ شریف حضرت مولانا عبد السمیع صاحبؒ سے پڑھیں اور متنبی شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحب سے پڑھی۔ دوسرے سال ۱۳۵۸ھ میں دورۂ حدیث کی تکمیل ہوئی۔ بخاری شریف و ترمذی شریف شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے پڑھیں۔ شمائل ترمذی حضرت مولانا اعزاز علی صاحب نے پڑھائی۔ مسلم شریف حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ سے پڑھی اور ابوداؤد شریف ترمذی میں حضرت مولانا میاں سید اصغر حسین صاحب سے پڑھی اور اس کی تکمیل حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سے فرمائی۔ طحاوی شریف حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ سے پڑھی۔

فراغت تعلیم کے بعد وطن واپس آکر تعلیمی و تدریسی خدمات میں مصروف ہوگئے۔ اپنے شہر چکوال میں ایک دینی مدرسہ اظہار الاسلام کے نام سے قائم کیا اور ایک جامع مسجد مدنی چکوال شہر میں تعمیر کرائی جس میں آپ خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے اور مدرسے کا نظم و نسق بھی احسن طریق پر چلاتے رہے۔ تدریس کے ساتھ تصنیف کا بھی مشغلہ جاری رہا اور ایک ماہنامہ باقاعدہ مدرسہ کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔ آخر وقت تک مجلس خدام اہلسنت پاکستان کے امیر رہے اور باطل نظریات کے خلاف جہاد میں مصروف

رہے۔

سلوک و تصوف میں بھی اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ آپ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے خلیفہ راشد تھے اور موجودہ دور میں ایک عظیم محقق، مدبر، مصنف، مناظر، مدرس، خطیب اور عارف کامل تھے اور معروف علمی شخصیات میں شمار ہوتے تھے۔

حضرت مولانا محمد نافع صاحب مدظلہ

نام، ولادت محمد نافع ۱۹۱۵ء میں محمدی شریف ضلع جھنگ

تعلیم 1933 میں حفظ قرآن مجید ابتدائی کتب گاؤں میں پڑھیں۔

فراغت 1943 میں دارالعلوم دیوبند سے سندِ فراغت حاصل کی

تالیفات

۱ مسئلہ ختم نبوت اور سلف صالحین ۲ حدیث ثقلین ۳ رحماء بینہم ۲ جلدیں ۴ مسئلہ اقربا پروری ۵ ابو عیاںؓ اور ان کی بیبیاں ۶ بنات اربعہ ۷ سیدنا علی مرتضیٰ ۸ سیدنا امیر معاویہؓ (۲ جلدیں) ۹ فوائد نافعہ (۲ جلدیں) ۱۰ حضرت علیؓ

چوتھا باب

چہل حدیث در مناقب صحابہ رضی اللہ عنہم

فضیلت صحابہؓ

١) عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
(خير الناس قرني ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم، ثم يجيء قوم تسبق شهادة أحدهم يمينه ويمينه شهادته.)

(بخاري ٥١٥ كتاب المناقب، باب فضائل أصحاب النبي ﷺ ح ٣٦٥
عمده ١ / ٣٨٤)

قال النخعي وكانوا يضربوننا على الشهادة والعهد ونحن صغار.

سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں (یعنی صحابہ کرامؓ)، پھر وہ لوگ جو ان (کے بعد ان سے) ملے ہوں گے (یعنی تابعین)، پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ان سے) ملے ہوں گے (یعنی تبع تابعین)۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کی گواہی قسم سے آگے جاتی ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے (یعنی ان سے گواہی و قسم طلب نہیں کی جائے گی پھر بھی گواہی دیتے اور قسمیں کھاتے پھر رہے ہوں گے

(وفي رواية ٣٦٥ خير أمتي قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم)

٢) عن أبي موسى رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
(النجوم أمنة للسماء فإذا ذهبت النجوم أتى السماء ما توعد، وأنا أمنة لأصحابي فإذا ذهبت أتى أصحابي ما يوعدون، وأصحابي أمنة لأمتي فإذا ذهب أصحابي أتى أمتي ما يوعدون)

(مسلم ٣٠٨/٢، كتاب فضائل الصحابة، باب بيان أن بقاء النبي أمان لأصحابه وبقاء أصحابه أمان للأمة، ح ٣٠٦٤.)

ستارے آسمان کے لیے حفاظت (کا ذریعہ) ہیں پس جب ستارے چھپ جائیں گے تو آسمان سے کیا ہوا وعدہ پورا ہوگا (یعنی آسمان پھٹ پڑے گا) اور میں اپنے صحابہؓ کے لیے حفاظت کا باعث ہوں، پس جب میں چلا جاؤں گا تو صحابہ پر وہ وقت (یعنی حادثہ) آ جائے گا جس سے وہ خائف ہیں، (یعنی مختلف طرف سے آزمائشوں اور فتنوں کا شکار ہو جائیں گے) اور میرے صحابہ کرام میری باقی امت کے لیے حفاظت (کا ذریعہ) ہیں سو جب صحابہ کرام (دنیا سے) چلے جائیں گے تو امت پر وہ مصیبت ٹوٹ پڑیں گی جن کا امت کو خطرہ لاحق ہیں۔

۳) عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لا تمس النار مسلما رآنی او رای من رآنی)

(ترمذی ۲ ۲۲۵، کتاب المناقب، باب ما جاء فی فضل من رای النبی ﷺ، ح ۳۸۶۶۔ تحفہ ۱۰/ ۱۳۳

کسی بھی ایسے خوش بخت کلمہ گو کو (جہنم کی) آگ نہیں چھو سکتی جس نے میرا دیدار کیا ہو یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا ہو

۴) عن عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوهم غرضا من بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن آذاهم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ یوشک ان یاخذہ (ترمذی ص ۲۲۵ ج ۲ کتاب المناقب باب فی من سب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح ۳۸۶۱ مشکوۃ ص ۵۵۴ ج ۲)

میرے صحابہ کرام کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا میرے صحابہ کرام کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، میرے بعد ان کو اپنے طعن (تشنیع کا) نشانہ نہ بنانا، سو (یاد رکھو) جو ان سے محبت کرے گا تو اس کی محبت میری ہی محبت ہوگی اور جو ان سے بغض رکھے گا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا) اور جو ان کو اذیت پہنچائے اس نے مجھے اذیت پہنچائی جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت پہنچائی اور جس

سے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی وہ تو اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آ گیا۔

۵) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم

لا تسبوا أصحابي فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهبا ما بلغ مد أحدهم ولا نصيفه (بخاري ج ۱، ص ۵۱۸ كتاب فضائل الصحابة ح ۳۶۷۳ مسلم ج ۲ ص ۳۰۱۔ مشکوۃ، ج ۲، ص ۵۵۳)

ترجمہ میرے صحابہ کو برا مت کہو، اس لیے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا بھی (راہ خدا) خرچ کرے تو صحابہ میں سے کسی کے ایک مد اور نصف مد کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتا۔

۶) عن عبد الله بن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من أحد من أصحابي يموت بأرض إلا بعث قائدا ونورا لهم يوم القيامة

(رواه الترمذي ۲، ۲۲۵ كتاب المناقب باب من سب أصحاب النبي، ح ۳۸۷۴،)

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میرا جو صحابی کسی سرزمین میں فوت (اور دفن) ہوگا، وہ قیامت کے دن اس سرزمین کے لوگوں کے لئے پیشوا اور نور بنا کر اٹھایا جائے گا۔

وہ روشنی مراد ہے جسے قرآن میں یوم ترى المؤمنين والمؤمنات يسعى نورهم بين أيديهم وبأيمانهم (حدید ۱۲، تحریم ۸) سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۷) عن ثوبان وعبد الله بن مسعود رضي الله عنهما قال رسول الله ﷺ

(إذا ذكر أصحابي فأمسكوا وإذا ذكر النجوم فأمسكوا وإذا ذكر القدر فأمسكوا)

المعجم الكبير للطبراني ۲/ ۹۶ ح ۱۴۲۰ و ۹۸، ح ۴۴۸

جب میرے صحابہ کرام کا تذکرہ کیا جائے تو زبان روک لو اور عقیدہ سے کام لو) جب ستاروں کا ذکر ہو تو رک جاؤ جب تقدیر کا مسئلہ چھیڑا جائے تو بھی رک جاؤ۔ (یعنی اس بحث میں نہ پڑو)

۸) عن ابن عمر رضي الله عنه قال رسول الله ﷺ

إذا رأيتم الذين يسبون أصحابي فقولوا لعنة الله على شركم،

ترمذي ۲: ۲۲۵، كتاب المناقب، باب في من سب أصحاب النبي ح ۳۸۶

تحفه ۳۳۹

جب تم ان لوگوں کو جو میرے صحابہ کے بارے میں بدزبانی کر رہے ہوں دیکھو تو کہو اللہ کی پھٹکار ہو۔

فضیلت ابوبکر صدیقؓ

۹) عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه يحدث عن النبي ﷺ أنه قال لو كنت متخذا خليلا لاتخذت أبا بكر خليلا ولكنه أخي وصاحبي وقد اتخذ الله عز وجل صاحبكم خليلا (مسلم ۲: ۲۷۳، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أبي بكر رضي الله عنه، ح ۶۱۲۲)

اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں اور میرا حال یہ ہے کہ، مجھے اللہ نے اپنا خلیل بنالیا ہے۔

۱۰) عن عائشة رضي الله عنها أن أبا بكر دخل على رسول الله ﷺ فقال أنت عتيق الله من النار فيومئذ سمي عتيقا (ترمذي ۲ ، كتاب مناقب مناقب أبي بكر ح ۳۶۸۸، ج ۵ ص ۵ بيروتي تحفه ۵۸

تم اللہ کی طرف سے آتش دوزخ سے آزاد کردیے گئے ہو۔ پس اسی دن سے "عتیق" کہا جانے لگا۔

۱۱) عن ابن عمر رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال لأبي بكر أنت صاحبي على الحوض وصاحبي في الغار، ترمذي ۲: ۲۰۸ كتاب مناقب، باب مناقب أبي بكر وعمرؓ، ح ۳۶۷۹، (ج ۵ ص ۵۷۲ بيروتي)

تم حوض پر بھی میرے ساتھ ہوگے اور غار (ثور) میں بھی میرے ساتھی تھے۔

۱۲) عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ رحم الله أبا بكر زوجني ابنته وحملني إلى دار الهجرة مستدرك حاكم ۳: ۷۲، كتاب

معرفة الصحابي باب الخلافة بالمدينة ح ۴۴۹۸ ،

وفي رواية للترمذي عن علي قال قال رسول الله ﷺ رحم الله ابابكر زوجني ابنته وحملني الى دار الهجرة وعتق بلالا من ماله رحم الله عمر يقول الحق وان كان مرا تركه الحق وما له صديق رحم الله عثمان تستحييه الملائكة رحم الله عليا اللهم ادر الحق معه حيث دار (ترمذي ۲/۲۱۲ كتاب المناقب باب مناقب علي بن ابي طالب ح: ۳۷۲۳) تحفه ۱۰/۲۰۳

اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم و کرم کا معاملہ فرمائے کہ اپنی جگر گوشہ میرے نکاح میں دی اور ہجرت کے کٹھن مرحلہ میں مدینہ تک مجھے لے گئے اور بلال کو رہائی دی ، اور اللہ عمر پر رحم فرمائے کہ حق ہی کہتے ہیں اگرچہ حق کہنا کڑوا ہو اور ناگوار ہو ... اور اللہ تعالیٰ علیؓ پر رحم فرمائے ۔ اے اللہ علیؓ جہاں پھرے حق کو اس کے ساتھ پھیر دے ۔

فضیلت عمر فاروقؓ

۳) عن ابن عمر رضي الله عنه قال ان رسول الله ﷺ قال

ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه (ترمذي ۲/۲۰۹ كتاب المناقب باب مناقب ابي حفص عمر بن الخطابؓ ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه ح ۳۰۹)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حق حضرت عمرؓ کے دل (میں ۔ ج) اور زبان پر رکھ دیا ہے ۔

۴) عن عقبة بن عامر رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ

لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب ، (ترمذي ۲/۲۰۹ كتاب المناقب باب في مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه ، ح ۳۶۹۵)

بالفرض ، اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو وہ عمرؓ بن خطاب ہوتے ۔

۵) عن سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ

ايها يا ابن الخطاب والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان سالكا فجا قط الا سلك فجا غير فجك (بخاري ۲/۸۹۹ كتاب الادب (۶۸) باب التبسم والضحك ح ۶۰۸۵

واہ رے اے خطاب کے بیٹے (عمرؓ) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ شیطان تمہیں جس راستے پر چلتے دیکھتا ہے اس سے اپنا راستہ بدل لیتا ہے۔

فضیلت عثمان غنیؓ

١٦) عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال لکل نبی رفیق فی الجنة ، و رفیقی فیها عثمان بن عفان) (ابن ماجه ١ كتاب السنة باب فضل عثمان بن عفان رضی الله عنه ح ٩)

جنت میں ہر نبی کی رفاقت میں ایک ساتھی ہوگا، اور میرا جنت کا ساتھی عثمان بن عفان ہوگا۔

وفی روایة الترمذی عن طلحة بن عبید الله رضی الله عنه قال قال النبی ﷺ لکل نبی رفیق و رفیقی یعنی فی الجنة عثمان (ترمذی ٢ ٢ كتاب المناقب ، باب فی مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه ح ٣٦٩٨)

فضیلت علی المرتضیٰؓ

٧) عن ام سلمة رضی الله عنها تقول كان رسول الله ﷺ یقول (لا یحب علیا منافق ولا یبغضه مؤمن) (ترمذی ٢ ٢ ٢ كتاب المناقب باب مناقب علی بن ابی طالب رضی الله عنه ح: ٣٧٢٦

شیر خدا حضرت علیؓ سے صرف مومن ہی محبت کر سکتا ہے و بغض صرف منافق ہی رکھ سکتا۔

وفی روایة له عن علی رضی الله عنه قال لقد عهد الی النبی الامی ﷺ انه لا یحبك الا مؤمن ولا یبغضك الا منافق) (ترمذی ٢ ٢ كتاب المناقب باب مناقب علی بن ابی طالب رضی الله ح ٣٧٣٦).

١٨) عن سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال لعلی رضی الله عنه (انت منی بمنزلة هارون من موسی) (ترمذی ٢ ٤ ٢

كتاب المناقب باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه ح ۲،۳۳)

تم میرے لئے اس طرح ہو جیسے موسیٰ کے لئے ان کے بھائی ہارون تھے، بس اتنی بات ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (اور موسیٰ کے بعد نبی ہوگا۔۔۔۔۔۔)

وفي رواية له عن حمزة بن عبد الله عن أبيه ﷺ قال لعلي رضي الله عنه (أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي) ترمذي ۲ ٤ ۲، كتاب المناقب باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه ح ۳۷۳ بخاري كتاب المغازي باب غزوة تبوك، ح ٤٤١٦).

فضیلت حسنینؓ

۱۹) عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة) (ترمذي ۲ ۷ ۲ كتاب المناقب باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما ح ۳۷۰۷)

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

۲) عن أبي بكرة رضي الله عنه سمعت النبي ﷺ على المنبر والحسن إلى جنبه ينظر إلى الناس مرة وإليه مرة ويقول (إن ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين) (بخاري ۲ كتاب المناقب باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما ح ۳۷٤٦)

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ منبر پر جلوہ فرما تھے اور حضرت حسنؓ آپ کے پہلو میں تھے، رسول اللہ ﷺ ایک نظر حسن کو دیکھتے اور ایک نظر لوگوں پر ڈالتے اور فرماتے بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔

۲) عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال النبي ﷺ

هما ريحانتاي من الدنيا) (بخاري ، ٥٢ ، كتاب الفضائل باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما ح ٣٧٥٣ عمدة ١ ، ٤٨

یہ دونوں (حسنؓ وحسینؓ) میرے لئے دنیا کی خوشبو ہیں۔

فضیلت معاویہؓ

٢٢ عن عبدالرحمن بن أبي عميرة رضي الله عنه ، وكان من أصحاب رسول الله ﷺ عن النبي ﷺ أنه قال لمعاوية رضي الله عنه اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به

ترمذي ٢ ، ٢٢٤ ، كتاب المناقب باب مناقب معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه ، ح: ٣٨٥

اے اللہ معاویہؓ کو ہدایت دینے والا ، ہدایت یافتہ بنا دیجئے اور ان سے ہدایت کا کام لے لیجئے۔

٢٣ ، عن العرباض بن سارية السلمي رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول

(اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب ، (صحيح ابن حبان)

٦ ، ٩٢ كتاب أخباره ﷺ عن مناقب الصحابة ذكر معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه ح ٧٣١٠)

اے اللہ معاویہؓ کو کتابت اور حساب سکھا دیجئے اور ان کو آخرت کے عذاب سے بچائیے۔

فضیلت عائشہؓ

٢٤) عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ يوما

(يا عائش هذا جبرئيل يقرئك السلام فقلت وعليه السلام ورحمة الله وبركاته، ترى ما لا أرى تريد رسول الله صلى الله عليه وسلم

(بخاری ۱، ۵۲۲، کتاب المناقب باب فضل عائشة ح ۳۸۶۸)

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھ سے فرمایا عائشہ یہ جبریل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں عائشہ نے کہا اور جبریل پر بھی اللہ کی سلامتی اور رحمت نازل ہو حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ ان (جبریل علیہ السلام کو دیکھ رہے تھے جو میں نہیں دیکھ رہی تھی۔

۲۵) عن ابن ابی ملیکة عن عائشة رضی الله عنها

ان جبرئیل جاء بصورتها فی خرقة حریر خضراء الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال: ان هذه زوجتك فی الدنیا و الآخرة

(ترمذی ۲، ۲۲۶ کتاب المناقب باب فضل عائشة ح ۳۸۸۹)

ابن ابی ملیکہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بے شک جبرئیل علیہ السلام سبز ریشم کے کپڑے کے ٹکڑے میں آپ ﷺ کے پاس ان کی تصویر لائے اور فرمایا بے شک یہ تیری بیوی ہے دنیا اور آخرت میں

فضیلت فاطمہؓ

۲۶) عن المسور بن مخرمة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فاطمة بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی

(بخاری ۵۳۲ کتاب فضائل الصحابة باب مناقب قرابة رسول الله ح ۳۷ ٤)

فاطمہ میرا جزو بدن ہیں جس نے ان کو غصہ دلایا اس نے مجھے غصہ دلایا۔

فضیلت انسؓ

۲۷) عن ام سلیم رضی الله عنها انها قالت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم انس خادمك ادع الله له، قال اللهم اکثر ماله وولده وبارك له فیما اعطیته

شرح السنة ۸، ۴۲ کتاب فضائل الصحابة باب مناقب انس بن مالک الانصاری

خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم ح ٣٩٨٨)

اے اللہ انسؓ کو خوب مال اور اولاد دے اور جو کچھ بھی آپ اس کو دیں اس میں برکت عطا فرمائیے۔

فضیلت بلالؓ

٢٨) عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أريت الجنة فرأيت امرأة أبي طلحة وسمعت خشخشة أمامي فإذا بلال

(شرح السنة ٨ / ١٠٦، كتاب فضائل الصحابة باب مناقب بلال بن رباح مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم ح ٣٩٤٩)

مجھ کو جنت دکھلائی گئی تو میں نے اس میں ابوطلحہ کی بیوی کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے قدموں کی چاپ سنی تو کیا دیکھتا ہوں کہ بلال ہیں (جو میرے آگے جنت میں چلے جا رہے ہیں)

فضیلت خدیجہؓ

٢٩) عن علي رضي الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول

(خير نسائها مريم بنت عمران وخير نسائها خديجة بنت خويلد، بخاري ج ١ ص ٥٣٨)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا مریم بنت عمران اپنی امت میں سب سے بہتر عورت ہیں اور خدیجہ بنت خویلد اپنی امت میں سب سے بہترین عورت ہیں

فضیلت عبداللہ بن مسعودؓ

٣٠) عن حذيفة رضي الله عنه قال

(إن أشبه الناس دلا وسمتا وهديا برسول الله ﷺ لابن أم عبد من حين يخرج من بيته إلى أن يرجع إليه لا ندري ما يصنع في أهله إذا خلا، مشكوة ج ٢ ص ٥٧٥)

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ وقار، میانہ روی اور سیرت روی میں رسول کریم ﷺ سے سب سے زیادہ

مشابہت رکھنے والے آدمی ابن ام عبدؓ ہیں اس وقت سے کہ اپنے گھر سے باہر آتے ہیں اور اس وقت تک کہ جب وہ گھر جاتے ہیں۔ گھر والوں کے درمیان یعنی گھر میں اہل و عیال کے ساتھ یا تنہا وہ کس حال میں رہتے ہیں یہ ہم کو معلوم نہیں۔

فضیلت قراء اربعہؓ

٣١) عن عبد الله بن عمروؓ ان رسول الله ﷺ قال

(استقرؤا القرآن من اربعة من عبد الله بن مسعودؓ وسالمؓ مولى ابی حذيفة وابی بن كعبؓ و معاذ بن جبلؓ) (بخاری ج ١ ص ٥٣١)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن ان چار آدمیوں سے حاصل کرو یعنی ان سے پڑھو عبد اللہ بن مسعودؓ سے ابو حذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام سالم سے ابی بن کعبؓ سے اور معاذ بن جبلؓ سے۔

فضیلت ابو موسیٰ اشعریؓ

٣٢) عن ابی موسى الاشعریؓ ان النبی ﷺ قال

(يا ابا موسى لقد اعطيت مزمارا من مزامير آل داود) (مشكوة ج ٢ ص ٥٠٥)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا اے ابو موسیٰ تمہیں ایک خوش آوازی عطا کی گئی ہے جو داؤد علیہ السلام کی خوش آوازی کا ایک حصہ ہے۔

فضیلت سعد بن معاذؓ

٣٣) عن جابرؓ قال سمعت رسول الله ﷺ يقول

(اهتز العرش لموت سعد بن معاذؓ) (بخاری ج ١ ص ٥٣٦)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا سعد بن معاذؓ کے مرنے پر عرش ہل گیا۔

فضیلت عبداللہ بن سلامؓ

٣٤) عن سعد بن ابی وقاصؓ قال:

(ما سمعت النبی ﷺ یقول لاحد یمشی علی وجه الارض انه من اهل الجنة الا لعبد الله بن سلام) (بخاری ج ١ ص ٥٣٨)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سلام کے سوا کسی اور شخص کے بارے میں جو زمین پر چلتا ہو نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے۔

فضیلت ابوہریرہؓ

٣٥) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال رسول الله ﷺ

(اللهم حبب عبیدك هذا یعنی ابا هریرة وامه الی عبادك المومنین وحبب الیهما المومنین) (مشکوة ج٢ ص٥٧٦)

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ اپنے اس چھوٹے سے بندے یعنی ابو ہریرہ اور اس کی ماں کو اپنے بندوں کا محبوب بنا اور اہل ایمان کو ان کا محبوب بنا دے۔

فضیلت عشرہ مبشرہؓ

٣٦) عن عبدالرحمن بن عوف رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ

(ابوبکر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وعلی فی الجنة، وطلحة فی الجنة والزبیر فی الجنة وعبدالرحمن بن عوف فی الجنة، وسعد بن ابی وقاص فی الجنة وسعید بن زید فی الجنة وابوعبیدة بن الجراح فی الجنة)

(ترمذی ٢ ٥ ٢، کتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف، ح ٣٧٥٦ صفحه ، ١٢٣٣)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ابوبکرؓ جنتی ہیں عمرؓ جنتی ہیں عثمانؓ جنتی ہیں علیؓ جنتی ہیں طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں عبد الرحمن بن عوف جنتی ہیں سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں سعید بن زید جنتی ہیں، ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں۔

ان دس صحابہ کرام کو ایک ہی مجلس میں نام لے کر جنت کی بشارت سنائی، اس لئے ان سب کو عشرہ مبشرہ جنتی کہا جاتا ہے۔ ورنہ ہر ایک صحابی پکا جنتی ہے کل وعد اللہ الحسنی اور ہر صحابی جہنم سے دور رکھا جائے گا۔

اولئك عنها مبعدون۔

فضیلت اصحاب حدیبیہؓ

(۳۱) عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ

(لا يدخل النار احد ممن بايع تحت الشجرة)

ترمذی ۲/۲۲۵ كتاب المناقب باب ماجاء فی فضل من بايع تحت الشجرة ح ۳۸۶۹

تحفه ۱۰، ۳۳۳)

بیعت رضوان

جن لوگوں نے درخت کے نیچے (حدیبیہ کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کی بیعت (بر موت) کی، ان میں سے کوئی بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔

اسے بیعت رضوان کہا جاتا ہے جب حدیبیہ کے موقع پر حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر مشہور ہوگئی تو رسول کرم ﷺ نے صحابہ کرام کو اکٹھا فرما کر اس بات پر موت کی بیعت لی کہ مر جائیں گے لیکن خون عثمانؓ کا بدلہ لئے بغیر واپس نہیں جائیں گے جسے قرآن نے یوں بیان فرمایا ہے لقد رضی الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة (فتح ۱۸) کہ اللہ تعالیٰ اس بیعت کرنے والوں کے لئے اپنی رضامندی کا اعلان فرماتے ہیں۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کے نزدیک خون عثمانؓ کتنا قیمتی تھا۔ شہادت عثمانؓ کے بعد حضرت معاویہؓ نے اسی کا مطالبہ کیا۔ اور بیعت رضوان کی یاد تازہ کی۔

فضیلت معاذ بن جبلؓ

۳۸) عن انس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ

(ارحم امتی بامتی ابوبکر و اشدهم فی امر الله عمر و اصدقهم حیاء عثمان بن عفان، واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل و افرضهم زید بن ثابت واقروهم ابی بن کعب ولکل امة امین و امین هذه الامة ابو عبیدة بن الجراح.)

(ترمذی ۳۰۹/۲، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل، ح ۳۱۹۹ تحفہ ۲۰۲)

میری امت کے ساتھ سب سے زیادہ مہربانی کرنے والے حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے (دین کے) معاملے میں سب سے زیادہ سختی سے کام لینے والے عمرؓ ہیں اور سب سے زیادہ حیاء دار عثمان بن عفانؓ ہیں اور سب سے اچھا فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں اور کتاب اللہ کی سب سے بہترین قرأت کرنے والے ابی بن کعبؓ ہیں۔ اور حلال و حرام سے بخوبی آگاہی رکھنے والے معاذ بن جبلؓ ہیں اور علم فرائض کے سب سے زیادہ واقف زید بن ثابتؓ ہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراحؓ ہیں۔

(وفی روایة ابن ماجة عن انس بن مالک ان رسول ﷺ قال ارحم امتی بامتی ابوبکر، واشدهم فی دین الله عمر واصدقهم حیاء عثمان واقضاهم علی بن ابی طالب واقرؤهم لکتاب الله ابی بن کعب واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضهم زید بن ثابت الا وان لکل امة امینا وامین هذه الامة ابو عبیدة بن الجراح)

(ابن ماجة کتاب السنة باب فی فضائل اصحاب رسول الله، فضل خباب، ح ۱۵٤)

فضیلت سلمان فارسیؓ، صہیب رومیؓ، بلال حبشیؓ

۳۹) عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ

(السّباق اربعة: انا سابق العرب، وصهيب سابق الروم، وسلمان سابق فارس، وبلال سابق الحبش.) (المعجم الكبير للطبراني: ٢٩/٨، ح: ٧٢٨٨

قال الهيثمي ٣٠٥/٩ : رجاله رجال الصحيح غير عمارة بن ذاذان وهو ثقة وفيه خلاف وفي بعض الروايات : انا سابق العرب الى الجنة وصهيب سابق الروم الى الجنة و بلال سابق الحبشة الى الجنة، وسلمان سابق الفرس الى الجنة) (طبراني كبير ١١١/٨)

سب سے آگے بڑھ کر جنت میں جانے والے چار ہیں، عربوں میں سب سے پہلے میں جنت کی طرف جاؤں گا، اہلِ روم میں سب سے پہلے صہیبؓ (رومی) جنت میں جائیں گے۔ اہلِ فارس میں سے سب سے پہلے سلمان (فارسی) جنت میں جائیں گے، اہلِ حبشہ میں سے سب سے پہلے بلال (حبشی) جنت جائیں گے۔

فضیلت علیؓ، عمارؓ، سلمانؓ

٤٠) عن انس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:

(ان الجنة لتشتاق الى ثلثة : على و عمار و سلمان) (ترمذی ٢٢٠/٢، كتاب المناقب، باب مناقب سلمان الفارسي، ح: ٣٨٠٦ ج ٦٢٦/٥ بيروتی) تحفه ٢٧٧/١٠

جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے، علی، عمار، اور سلمان رضی اللہ عنہم۔

مرتب

یکے از غلامانِ صحابہؓ

محمد عدنان کلیانوی

(فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

(مارچ 2007)

کتاب ہذا کی ترتیب کے وقت زیر مطالعہ رہنے والی کتابیں

نمبر شمار	کتب
۱	قرآن مجید
۲	تفسیر طبری
۳	تفسیر مدارک
۴	تفسیر ابن کثیر
۵	تفسیر مظہری
۶	تفسیر معارف القرآن
۷	تفسیر صفوۃ التفاسیر
۸	تفسیر معارف القرآن
۹	تفسیر عثمانی
۱۰	تفسیر بیان القرآن
۱۱	بخاری شریف
۱۲	مسلم شریف
۱۳	ترمذی شریف
۱۴	نسائی شریف
۱۵	ابن ماجہ شریف
۱۶	مشکوٰۃ شریف
۱۷	الشفاء
۱۸	سیرت ابن ہشام

۱۹ سیرت المصطفی ﷺ
۲۰ سیرت النبی ﷺ (علامہ شبلی نعمانی)
۲۱) سیرت حلبیہ
۲۲) تاریخ ابن کثیر
۲۳) مظاہر حق
۲۴) الصارم المسلول
۲۵) معراج صحابیت
۲۶) مسند احمد
۲۷) معارف الحدیث
۲۸) ترجمان السنۃ
۲۹) مقام صحابہؓ
۳۰) اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت
۳۱) خلافت وحکومت
۳۲) تعلیمات آل رسول ﷺ
۳۳) عدالت صحابہ کرامؓ
۳۴) حیات وخدمات فاروقی شہیدؒ
۳۵) خلافت راشدہ (مولانا اعظم طارق شہید نمبر)
۳۶) اکابر علمائے دیوبند
۳۷) علمائے دیوبند کے آخری لمحات
۳۸) لالہ رخ سے لالہ زار تک
۳۹) سوانح حیات حضرت مولانا دوست محمد قریشیؒ

۴۰) نقوش ایثار
۴۱) خطباتِ امیر عزیمتؒ
۴۲) خطبات فاروقی شہید
۴۳) حیات اعظم طارق شہید
۴۴) المعجم الکبیر للطبرانی
۴۵) الکفایۃ فی علم الروایۃ
۴۶) فوائد نافعہ
۴۷) تائید مذہب اہل سنت والجماعت
۴۸) اصحاب محمد ﷺ کا مدبرانہ دفاع
۴۹) گستاخ صحابہؓ (از مرتب)
۵۰) میرا جرم کیا ہے
۵۱) ٹوٹ گئی زنجیر
۵۲) پھر وہی قید و قفس
۵۳) گستاخ صحابہؓ کی شرعی سزا
۵۴) عبقات
۵۵) کتاب الاعتصام
۵۶) رحماء بینھم
۵۷) علمی محاسبہ
۵۸) اصحاب رسول ﷺ قرآن مجید کے آئینے میں
۵۹) الصواعق المحرقۃ